

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

آیت ۲۵۳

انسان مجبور محض نہیں

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ	یہ رسول ہیں ہم نے فضیلت دی ہے ان میں سے کچھ کو دوسروں پر
مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللَّهُ	ان میں وہ بھی ہیں جن سے کلام فرمایا اللہ نے
وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ	اور بلند فرمایا ان میں سے کچھ کو درجات میں
وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ	اور ہم نے عطا کیں عیسیٰ ابن مریم کو واضح نشانیاں
وَإِذْنَهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ	اور ہم نے مدد کی ان کی پاکیزہ روح کے ذریعہ
وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِينَ مِن بَعْدِهِمْ	اور اگر چاہتا اللہ تو آپس میں نہ لڑتے وہ لوگ جو ان کے بعد تھے
مِّنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمْ الْبَيِّنَاتُ	اس کے بعد کہ جو آچکی تھیں ان کے پاس واضح نشانیاں
وَلَكِنْ اخْتَلَفُوا	اور لیکن انہوں نے اختلاف کیا
فَمِنْهُمْ مَّنْ آمَنَ	تو ان میں سے وہ بھی تھے جو ایمان لائے
وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ	اور ان میں سے وہ بھی تھے جنہوں نے کفر کیا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلُوا <sup>ق</sup>	اور اگر چاہتا اللہ تو وہ آپس میں نہ لڑتے
وَلَكِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ <sup>ع</sup>	اور لیکن اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے۔

اس آیت میں یہ حقیقت بیان کی گئی کہ رسولوںؑ میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی گئی۔ نبی اکرم ﷺ اور حضرت موسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے شرف ہم کلامی بخشا۔ حضرت عیسیٰؑ کو اُس نے واضح معجزات عطا فرمائے اور حضرت جبرائیلؑ کے ذریعہ انہیں مصلوب ہونے سے محفوظ رکھا۔ رسولوںؑ کے آنے کے بعد اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو زبردستی تمام انسانوں کو ایمان لانے پر مجبور کر دیتا۔ اس کے برعکس اُس نے انسانوں کو اختیار دیا ہے۔ کچھ لوگ ایمان لائے اور کچھ نے کفر کیا۔ پھر اُن کے درمیان باہم تصادم ہوتا رہا انسان کو ملنے والے اختیار ہی کی بنیاد پر روز قیامت اُس سے باز پرس ہوگی۔

### آیت ۲۵۴

#### نجاتِ اخروی کے لیے چور دروازوں کی نفی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا	اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!
انْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ	خرچ کرتے رہو اُس میں سے جو ہم نے دیا ہے تمہیں
مِّن قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ	اس سے پہلے کہ آئے وہ دن
لَا بَيْعُ فِيهِ	نہ ہوگی کوئی خرید و فرخت جس میں
وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ <sup>ط</sup>	اور نہ ہی کوئی دوستی ہوگی اور نہ ہی کوئی سفارش
وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ <sup>۲۵۴</sup>	اور کافر ہی ظالم ہیں۔

اس آیت میں اہل ایمان کو آخرت میں نجات کے حصول کے لیے اللہ تعالیٰ کے دیے گئے رزق میں سے نیک مقاصد کے لیے خرچ کرنے کا حکم دیا گیا۔ ساتھ ہی واضح کیا گیا کہ روز قیامت کوئی لین دین، کوئی رشتہ داری اور کوئی سفارش کام نہ آئے گی۔ اب جو شخص

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

بغیر کسی عذر کے آخرت کی تیاری کے لیے خرچ نہ کرے وہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کا عملی اعتبار سے کافر ہے اور درحقیقت اپنے اوپر ظلم کر رہا ہے۔ آیہ مبارکہ کے آخری حصہ سے یہ مفہوم بھی نکلتا ہے کہ جو لوگ اس آیت میں بیان شدہ حقائق کے منکر ہیں وہی ظالم ہیں یعنی اپنے آپ پر ظلم کر رہے ہیں۔

## آیت ۲۵۵

## آیت الکرسی توحید باری تعالیٰ کا خزانہ

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ	اللہ، نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس کے
الْحَيُّ الْقَيُّومُ	زندہ ہے، قائم رکھنے والا ہے ہر چیز کا
لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ	نہ آتی ہے اُسے اونگھ اور نہ ہی نیند
لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ	اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے
وَمَا فِي الْأَرْضِ	اور جو کچھ زمین میں ہے
مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ	کون ہے جو سفارش کر سکے اُس کے سامنے مگر اُس کی اجازت سے
يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ	وہ جانتا ہے جو کچھ لوگوں کے سامنے ہے اور جو کچھ اُن کے پیچھے ہے
وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ	اور وہ احاطہ نہیں کر سکتے کچھ بھی اُس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے
وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ	چھائی ہوئی ہے اُس کی حکومت تمام آسمانوں اور زمین پر

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَلَا يَعُودُهُ حِفْظُهُمَا	اور نہیں تھکاتی اُسے اُن دونوں کی نگرانی
وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ﴿۲۵﴾	اور وہی بہت بلند، بڑی عظمت والا ہے۔

یہ آیت توحید باری تعالیٰ کا خزانہ ہے اور ترمذی شریف کی ایک روایت کے مطابق قرآن حکیم کی تمام آیات کی سردار ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی بارہ صفات بیان کی گئی ہیں:

- i- وہی معبودِ برحق ہے اور اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔
- ii- وہ بذاتِ خود زندہ جاوید ہے۔
- iii- وہی دوسروں کو بھی زندہ اور قائم رکھنے والا ہے۔
- iv- اُس کی حیات اُنکھ یا نیند کے ذریعہ کسی آرام کی محتاج نہیں۔
- v- آسمان و زمین کی ہر شے کا وہی مالک و مختار ہے۔
- vi- اُس کی بارگاہ میں کوئی کسی کے حق میں سفارش نہیں کر سکتا مگر اُس کی اجازت سے۔
- vii- اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کے سابقہ، موجودہ اور آئندہ ہونے والے اعمال سے بذاتِ خود واقف ہے۔ کوئی کسی کی سفارش کرتے ہوئے یہ نہیں کہہ سکتا کہ اُس کے اعمال کا اندراج درست نہیں ہوا اور ناکردہ گناہ بھی اُس کے کھاتے میں لکھ دیے گئے ہیں یا اُس کی بعض نیکیوں کا اندراج نہیں ہوا۔
- viii- کوئی انسان اللہ تعالیٰ کے علم میں سے صرف اتنا حصہ پاسکتا ہے جتنا اللہ تعالیٰ چاہے۔
- ix- اُس کا اقتدار تمام آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے۔
- x- آسمانوں اور زمین کی حفاظت و نگرانی اُسے تھکانے والی نہیں۔
- xi- وہ انتہائی بلند و بالا ہے۔
- xii- وہ بڑی عظمتوں کا حامل ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۲۵۶ تا ۲۵۷

نہ ٹوٹنے والا مضبوط سہارا تھا م لو

لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّينِ	کوئی زبردستی نہیں دین میں
قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ	بے شک خوب واضح ہو چکی ہے ہدایت گمراہی سے
فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ	تو جو کوئی انکار کرے طاغوت کا
وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ	اور ایمان رکھے اللہ پر
فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ	تو یقیناً اُس نے تھام لیا مضبوط سہارا
لَا انفِصَامَ لَهَا	نہیں ہے کبھی ٹوٹنا اُس کا
وَاللّٰهُ سَبِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵۶﴾	اور اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔
اَللّٰهُ وَلِىُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اللہ ساتھی ہے اُن کا جو ایمان لائے
يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ	وہ نکالتا ہے انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اُولٰٓئِھِمْ الطَّاغُوتُ ۚ	اور جنہوں نے کفر کیا اُن کے ساتھی ہیں طاغوت
يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ط	وہ نکالتے ہیں انہیں روشنی سے اندھیروں کی طرف
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج	یہی ہیں جہنم والے
ہُمْ فِيْہَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۷﴾	وہ اُس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

۳۴

اس آیت میں یہ حقیقت بیان کی گئی کہ اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی حقانیت اور دیگر مذاہب کا باطل ہونا واضح کر دیا ہے۔ اب انفرادی اعتبار سے کسی انسان کو مجبور نہیں کیا جائے گا کہ وہ اسلام قبول کرے۔ البتہ اجتماعی طور پر غلبہ اللہ تعالیٰ کے دین کا اور نفاذ شریعت اسلامی کا ہوگا۔ اسی طرح اسلام کو قبول کرنے والے کو اختیار نہیں رہتا کہ وہ دین کے احکام و ہدایات کو اپنی عقل کی کسوٹی پر پرکھنا شروع کر دے۔ جو حکم معقول نظر آئے اسے مانے اور باقی کا انکار کر دے۔ کچھ احکام پر عمل کرے اور کچھ کو چھوڑ دے۔ نہ ہی اسے دین اسلام چھوڑنے کا اختیار ہوتا ہے کیونکہ ایسا کرنا اُس اسلامی ریاست کے خلاف بغاوت ہے جس کے دستور کی بنیاد ہی اسلام پر ہے۔ مزید ارشاد ہوا کہ جو طاغوت کا انکار کرے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ رشتہ جوڑے، اُس نے ایک ایسے مضبوط سہارے کو تھام لیا جو ٹوٹنے والا نہیں۔ طاغوت ایک ایسا کردار ہے جو فاسق سے بھی بدتر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا نافرمان فاسق کہلاتا ہے جبکہ اُس کا دشمن اور اُس کے مقابلہ میں اپنی مرضی اور قانون جاری کرنے والا طاغوت کہلاتا ہے۔ فرعون، نمرود، آج کے دنیا دار مذہبی پیشوا اور سیاسی قائدین، مادر پدر آزاد اسمبلیاں یا من مانے فیصلے کرنے والے آمر طاغوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ طاغوت کے خلاف بغاوت کرنے والے مومنوں کا حامی و ناصر بن جاتا ہے اور انہیں مسلسل گمراہی کے اندھیروں سے ہدایت کی روشنی کی طرف رہنمائی عطا فرماتا رہتا ہے۔ اس کے برعکس اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لانے والوں کے ساتھی طاغوت ہوتے ہیں جو مسلسل انہیں گمراہ کرتے رہتے ہیں۔ یہ بد نصیب ہمیشہ ہمیش جہنم میں جلنے والے ہیں۔

### آیت ۲۵۸

#### نمرود پر اتمام حجت

کيا تم نے نہیں دیکھا اُسے جس نے جھگڑا کیا ابراہیم سے اُن کے رب کے بارے میں	اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِي حَاجَّ اِبْرٰهٖمَ فِی رَبِّہٖ
اس لیے کہ دی تھی اُسے اللہ نے بادشاہت	اَنْ اَتَّہُ اللّٰهُ الْمَلِکَ
جب فرمایا ابراہیم نے میرا رب تو وہ ہے جو زندگی دیتا	اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّی الَّذِیْ یُحْیِی وَیُمِیْتُ ۝

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ہے اور موت دیتا ہے	
اُس نے کہا کہ میں زندگی دیتا ہوں اور موت دیتا ہوں	قَالَ اَنَا اُحْيِي وَاُمِيتُ
فرمایا ابراہیمؑ نے تو بے شک اللہ لاتا ہے سورج کو مشرق سے	قَالَ اِبْرَاهِيْمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ
سولاؤ تم اُسے مغرب سے	فَاتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ
پھر حیرت زدہ کر دیا گیا وہ جس نے کفر کیا تھا	فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ
اور اللہ ہدایت نہیں دیتا ظالم لوگوں کو۔	وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۵۹﴾

اس آیت میں حضرت ابراہیمؑ کے نمرود جیسے طاغوت کے ساتھ اُس کے دربار میں مکالمہ کا ذکر ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے اُس طاغوت کو رب ماننے سے انکار کیا اور فرمایا کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے جس کے اختیار میں موت اور زندگی ہے۔ نمرود نے کہا کہ یہ میرا اختیار ہے جسے چاہوں سزائے موت دوں اور جسے چاہوں بری کر دوں۔ حضرت ابراہیمؑ نے ایک بلیغ دلیل کے ذریعہ نمرود پر حجت تمام کر دی۔ آپؑ نے فرمایا میرا رب سورج کو مشرق سے طلوع فرماتا ہے۔ تم اُسے مغرب سے نکال کر دکھاؤ۔ اس بات کو سن کر نمرود حیرت زدہ اور لا جواب ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں کو ہدایت سے محروم رکھتا ہے۔

### آیت ۲۵۹

اللہ تعالیٰ مُردوں کو کیسے زندہ کرے گا؟

یا اُس شخص کی طرح جو گزرا ایک بستی پر	اَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَى قَرْيَةٍ
اور وہ گری ہوئی تھی اپنی چھتوں پر	وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا ۚ
اُس نے کہا کیسے زندہ کرے گا اسے اللہ اس کی تباہی کے بعد	قَالَ اَنْتِ يُحْيِي هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فَأَمَّا تِلْكَ الْأُمَّةُ الَّتِي كَفَرُوا أَفَمَ تَبْلُغُ ۖ	تو موت دے دی اُسے اللہ نے سو برس تک
ثُمَّ بَعَثْنَا فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَيَكْفُرُوا بِهِمْ فَأَخَذْنَا بِهِمْ الْعَذَابَ الْعَظِيمَ ۚ	پھر زندہ کیا اُسے
قَالَ كَمْ لَبِثْتُمْ ۖ	فرمایا اللہ نے کتنی دیر تم رہے یہاں؟
قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ	اُس نے کہا میں رہا ہوں ایک دن یا دن کا کچھ حصہ
قَالَ بَلْ لَبِثْتُمْ مِائَةَ عَامٍ	فرمایا اللہ نے بلکہ تم رہے ہو یہاں سو برس
فَانْظُرْ إِلَى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ	تو دیکھو اپنے کھانے اور مشروب کو یہ ابھی تک باسی نہیں ہوئے
وَانْظُرْ إِلَى حِمَارِكَ	اور دیکھو اپنے گدھے کو
وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِلنَّاسِ	اور تاکہ ہم بنادیں تمہیں نشانی لوگوں کے لیے
وَانْظُرْ إِلَى الْعِظَامِ	اور دیکھو (گدھے کی) ہڈیوں کو
كَيْفَ نُنْشِزُهَا	کیسے ہم اٹھا رہے ہیں انہیں
ثُمَّ نَكْسُوها لَحْمًا	پھر ہم چڑھا رہے ہیں اُن پر گوشت
فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ ۙ	پھر جب خوب واضح ہو گیا اُس کے لیے
قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۱۵۹﴾	وہ پکارا اٹھا میں جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



اس آیت میں ایک ایسے تجربہ کا ذکر ہے جس سے حضرت عزیرؑ کو گزارا گیا۔ ۵۸۷ ق م میں جب بیت المقدس کو بخت نصر نے تخت و تاراج کر دیا تو اس اجڑے ہوئے شہر کو دیکھ کر حضرت عزیرؑ بے اختیار پکار اٹھے کہ اللہ تعالیٰ دوبارہ اس مردہ بستی کو کیسے زندہ کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک سو برس کے لیے سلا دیا۔ جب بیدار ہوئے تو اُن کا کھانا اور مشروب اپنی اصل حالت میں تھے جبکہ سواری کا گدھانہ صرف مرچکا تھا بلکہ اُس کی ہڈیاں بھی چورہ چورہ ہو چکی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیرؑ کے سامنے گدھے کو دوبارہ زندہ کر دیا۔ حضرت عزیرؑ پکار اٹھے کہ میں حق الیقین کے درجہ میں جان گیا کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اس تجربہ سے انہیں تحریک ہوئی کہ کیوں نہ میں بھی بنی اسرائیل کے مردہ جسم میں جان ڈالنے کی کوشش کروں اور اُن کا دین سے تعلق زندہ کر دوں۔ انہوں نے محنت کی اور اللہ تعالیٰ نے پھر سے بنی اسرائیل کو ایک زندہ قوم بنادیا۔

## آیت ۲۶۰

## حضرت ابراہیمؑ کے لیے اطمینانِ قلب کا سامان

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ	اور جب عرض کی ابراہیمؑ نے
رَبِّ ارْنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ	اے میرے رب! دکھا مجھے کیسے تو زندہ کرے گا مردوں کو؟
قَالَ أَوْ لَمْ تُؤْمِنْ	فرمایا اللہ نے اور کیا تم ایمان نہیں رکھتے؟
قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي	عرض کی ابراہیمؑ نے کیوں نہیں! اور لیکن (چاہتا ہوں) کہ مطمئن ہو جائے میرا دل
قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ	فرمایا اللہ نے تو پکڑ لو کوئی چار پرندوں میں سے
فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ	پھر مانوس کر لو انہیں اپنے ساتھ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ثُمَّ اجْعَلْ عَلَى كُلِّ جَبَلٍ مِنْهُنَّ جُزْءًا	پھر رکھ دو ہر پہاڑ پر اُن کا ایک حصہ
ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا	پھر بلاؤ انہیں چلے آئیں گے تمہارے پاس دوڑتے ہوئے
وَاعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿۳۰﴾	اور جان لو کہ اللہ زبردست ہے، کمالِ حکمت والا۔

اس آیت میں بیان ہوا کہ حضرت ابراہیمؑ اطمینانِ قلب کے لیے اللہ تعالیٰ سے دریافت کرتے ہیں کہ وہ مردوں کو کیسے زندہ کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ چار پرندوں کو اپنے ساتھ مانوس کرو، پھر انہیں ذبح کر کے اُن کے ٹکڑے مختلف پہاڑوں پر رکھ دو۔ اب انہیں آواز دو۔ اُن کے ٹکڑے باہم ملیں گے، وہ زندہ ہوں گے اور تمہاری طرف اڑتے ہوئے چلے آئیں گے۔ انبیاء کرامؑ کو دعوت و تبلیغ کی جو خدمت اللہ تعالیٰ نے سپرد کی تھی اُس کے لیے ضروری تھا کہ وہ اپنی آنکھوں سے وہ حقائق دیکھ لیں جن پر ایمان لانے کی دعوت انہیں لوگوں کو دینی تھی۔

### آیات ۲۶۱ تا ۲۶۲

#### انفاق فی سبیل اللہ کا شاندار اجر

مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ	مثال اُن کی جو خرچ کرتے ہیں اپنا مال اللہ کی راہ میں
كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ	ایک دانے کی سی ہے جس نے اگائیں سات بالیاں
فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ	ہر بالی میں ہیں سو دانے
وَاللَّهُ يُضَعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ	اور اللہ بڑھاتا ہے جس کے لیے چاہتا ہے
وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿۲۶۱﴾	اور اللہ بڑی وسعت والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔
الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ	جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنا مال اللہ کی راہ میں

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

پھر پیچھا نہیں کرتے اُس کا جو خرچ کیا احسان جتانے کے لیے اور نہ ہی دکھ دینے کے لیے	ثُمَّ لَا يَتَّبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مَنًّا وَلَا أَذًى ۝
اُن کے لیے اُن کا اجر ہے اُن کے رب کے پاس	لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ
اور نہ کوئی خوف ہو گا اُن پر اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔	وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۲۶۱﴾

یہ آیات بشارت دے رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا اجر سات سو گنا عطا کیا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہے گا اجر کو مزید بڑھا دے گا۔ یعنی جس قدر خلوص اور ایثار کے ساتھ انسان اُس کی راہ میں مال خرچ کرے گا، اتنا ہی اُس کی طرف سے اجر زیادہ ہو گا۔ البتہ یہ بشارت اُس کے لیے ہے جو کسی کی مالی مدد کرنے کے بعد نہ اُس پر احسان جتائے اور نہ ہی اُسے طعنہ دے کر اُس کی عزتِ نفس کو مجروح کرے اور اُسے دکھ پہنچائے۔

آیات ۲۶۳ تا ۲۶۴

### انفاق فی سبیل اللہ کے اجر سے محرومی

بھلی بات کہنا اور درگزر کرنا	قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ
بہتر ہے اُس صدقہ سے جس کے پیچھے ہوتا ہے دکھ دینا	خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَتَّبِعُهَا أَذًى
اور اللہ بے نیاز، بڑے تحمل والا ہے۔	وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ ﴿۲۶۲﴾
اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
نہ ضائع کرو اپنے صدقات احسان جتا کر اور دکھ پہنچا کر	لَا تَبْطُلُوا صَدَقَتَكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى ۝
اُس شخص کی طرح جو خرچ کرتا ہے اپنا مال لوگوں کو دکھانے کے لیے	كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ	اور وہ ایمان نہیں رکھتا اللہ پر اور آخرت کے دن پر
فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ	تو اُس کی مثال ایک صاف چٹان کی مثال جیسی ہے
عَلَيْهِ تَرَابٌ	جس پر ہے تھوڑی سی مٹی
فَاصَابَهُ وَابِلٌ	پھر بر سے اُس پر زوردار بارش
فَتَرَكَهُ صَلْدًا	پس چھوڑ دے اُسے سخت چٹان کی صورت میں
لَا يَقْدِرُونَ عَلَى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوا	وہ نہیں اختیار رکھتے کسی چیز پر اُس میں سے جو انہوں نے کمایا
وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿۲۶۵﴾	اور اللہ ہدایت نہیں دیتا ناشکری کرنے والے لوگوں کو۔

ان آیات میں خبردار کیا گیا کہ خرچ کرنے کے بعد احسان جتلانے یا کسی پر طنز کرنے سے اجراضائع ہو جاتا ہے۔ اس سے تو بہتر ہے انفاق کیا ہی نہ جائے۔ انفاق کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کی فلاح کا حصول ہونا چاہیے۔ جو دکھاوے کے لیے انفاق کرتا ہے گویا وہ نہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے اور نہ آخرت پر۔ انفاق کرنے کے بعد دکھاوا کرنے والے کی مثال ایسے ہے جیسے کسی نے ایسی چٹان پر بیج ڈال دیے جس پر گرد پڑی ہوئی تھی۔ بارش نہ صرف گرد بلکہ بیج بھی بہا کر لے گئی۔ فائدہ کیا حاصل ہوتا بلکہ بیج کی صورت میں لگایا گیا سرمایہ بھی ڈوب گیا۔ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کو اُس کی رضا کے حصول کے بجائے لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرنا دراصل نعمت کی ناشکری ہے اور اللہ ایسے احسان فراموشوں کو اپنی رضا کا راستہ نہیں دکھاتا۔

### آیت ۲۶۵

#### نیک نیتی سے انفاق کرنے والوں کی مثال

وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتٍ	اور مثال اُن کی جو کہ خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے
---	--

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اللَّهُ	
وَتَشْيِئَتًا مِّنْ أَنْفُسِهِمْ	اور ثابت قدم رکھنے کے لیے اپنے آپ کو (دین پر)
كَمَثَلِ جَنَّةٍ مِّنْ رَبْوَةٍ	اُس باغ کی مثال جیسی ہے جو ایک بلند زمین پر ہو
أَصَابَهَا وَاِبِلٌ	برسے اُس پر زوردار بارش
فَاتَتْ أَكْطَاهَا ضِعْفَيْنِ	تو باغ لائے اپنا پھل دوگنا
فَإِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَاِبِلٌ فُطِلٌ	پھر اگر نہ برسے اُس پر زوردار بارش تو ہلکی سی پھوار بھی کافی ہے
وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ	اور اللہ اُسے جو تم کر رہے ہو خوب دیکھنے والا ہے۔

یہ آیت خلوص اور نیک نیتی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب دے رہی ہے۔ ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خود کو دین پر ثابت قدم رکھنے کے لیے خرچ کرنے والوں کی مثال ایسے ہے جیسے کسی نے اونچے مقام پر زراعت کی۔ عام بارش سے بھی فصل حاصل ہوئی اور زوردار بارش سے تو فصل دوچند ہو گئی۔ گویا جتنا خلوص اور جذبہ ایثار ہوگا اتنا ہی انفاق کا اجر زیادہ ہوگا۔ اس آیت سے یہ رہنمائی بھی ملی کہ دین پر ثابت قدمی حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ دین کی خدمت کے لیے مال خرچ کیا جائے۔ بلاشبہ جہاں انسان کا مال ہوتا ہے وہیں انسان کا دل ہوتا ہے۔ دین کے لیے مال لگائیں گے تو دل میں دین پر جماؤ اور پختگی پیدا ہوگی۔

### آیت ۲۶۶

#### نیک نیتی سے انفاق نہ کرنے والوں کی مثال

أَيُّودٌ أَحَدُكُمْ	کیا پسند کرے گا تم میں سے کوئی
أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ	کہ اُس کا ایک باغ ہو کھجوروں اور انگوروں کا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ	بہتی ہوں اُس کے نیچے سے نہریں
لَهُ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۚ	اُس کے لیے اُس میں ہر طرح کے پھل ہوں
وَاصْبَاهُ الْكَبِيرُ وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ	اور آجائے اُس پر بڑھا پا اور اُس کی کمزور سی اولاد بھی ہو
فَاصْبَاهَا عَصَا فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۝	پھر آجائے اُس باغ پر ایک تیز آندھی جس میں ہو آگ پھر وہ باغ جل جائے
كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ	اسی طرح واضح فرماتا ہے اللہ تمہارے لیے آیات
لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ۝	تاکہ تم غور و فکر کرو۔

ع

اس آیت مبارکہ میں آگاہ کیا گیا کہ انفاق کے بعد احسان جتانے، طعنہ دینے اور ریاکاری کرنے والوں کی مثال اُس بوڑھے باغبان کی سی ہے کہ جس کا ہر ابھر باغ اُس کے سامنے جل کر راکھ ہو جائے۔ اُس کی زندگی بھر کی کمائی ایک ایسے نازک موقع پر برباد ہوئی جس وقت وہ اُس سے فائدہ اٹھانے کا سب سے زیادہ محتاج تھا۔ وہ خود بوڑھا تھا اور اُس کی اولاد بھی ابھی کم سن تھی۔ بد نصیب باغبان کو جو حسرت بڑھاپے میں ہوگی، اُس سے زیادہ بڑی حسرت خلوص کے ساتھ انفاق نہ کرنے والوں کو روز قیامت ہوگی۔ پوری زندگی کی نیکیاں قبول نہ ہوئیں اور اب کوئی نیکی کرنے کا امکان بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی محرومی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

### آیات ۲۶۷ تا ۲۶۸

اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہترین شے پیش کرو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا	اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!
انْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ	خرچ کیا کرو پاکیزہ چیزوں میں سے جو تم نے کمائی ہیں
وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ	اور اُس میں سے جو نکالا ہے ہم نے تمہارے لیے زمین سے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَلَا تَتَّبِعُوا الْخَيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ	اور ارادہ نہ کر کسی ردی چیز کا کہ تم اُس میں سے خرچ کرو
وَلَسْتُمْ بِأَخِذِيهِ	اور نہیں ہو تم خود بھی اُس چیز کے لینے والے
إِلَّا أَنْ تُغِضُوا فِيهِ	مگر یہ کہ آنکھیں بند کر لو اُس کے بارے میں
وَأَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ﴿٦٦﴾	اور جان لو کہ اللہ بے نیاز، سب خوبیوں والا ہے۔
الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ	شیطان ڈراتا ہے تمہیں تنگدستی سے
وَيَأْمُرُكُم بِالْفَحْشَاءِ	اور حکم دیتا ہے تمہیں بے حیائی کا
وَاللَّهُ يَعِدُكُم مَّغْفِرَةً مِنْهُ وَفَضْلًا	اور اللہ وعدہ کرتا ہے تم سے بخشش کا اپنی طرف سے اور فضل کا
وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٦٧﴾	اور اللہ بڑی وسعت والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔

ان آیات میں تلقین کی گئی کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں حلال، پاکیزہ اور عمدہ شے پیش کرنی چاہیے۔ حدیث مبارکہ ہے: إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا "اللہ پاک ہے، پاک چیز ہی قبول فرماتا ہے۔" (مسلم)۔ ایسی ردی شے ہر گز نہ دی جائے جو اگر انسان کو دی جائے تو وہ قبول نہ کرے مگر شر ماثری میں۔ مزید ارشاد ہوا کہ شیطان انسان کو فقر سے ڈرا کر نیک کاموں میں خرچ کرنے سے روکتا ہے۔ البتہ بے حیائی کی طرف لے جا کر بیہودہ فیشن، تقریبات اور تفریحات پر پیسہ ضائع کرا دیتا ہے۔ اس کے برعکس اللہ تعالیٰ انسان سے انفاق کرنے کی صورت میں دنیا میں وسعت اور آخرت میں بخشش کا وعدہ فرماتا ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیت ۲۶۹

سب سے بڑی دولت، حکمت

یُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ	اللہ عطا فرماتا ہے حکمت جسے چاہتا ہے
وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ	اور جسے عطا کی گئی حکمت
فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا	تو یقیناً اُسے دے دی گئی بہت بڑی بھلائی
وَمَا يَذْكُرُ إِلَّا أُولَ الْأَلْبَابِ ﴿۲۶۹﴾	اور نصیحت نہیں قبول کرتے مگر عقلمند۔

اس آیت کی رو سے روپیہ پیسہ کے مقابلہ میں زیادہ بڑی دولت حکمت ہے۔ حکمت سے مراد وہ بصیرتِ باطنی ہے جس کے ذریعہ اشیاء کی حقیقت کو دیکھا جاتا ہے، بقول اقبال ے

اے اہل نظر ذوقِ نظر خوب ہے لیکن

جوشے کی حقیقت کو نہ دیکھے وہ نظر کیا

اشیاء کی حقیقت نظر آجائے تو پھر ہر شے کو اُس کے صحیح مقام پر رکھا جاتا ہے۔ اسی لیے حکمت کی ایک تعریف یوں بھی کی جاتی ہے  
 الْحِكْمَةُ وَضْعُ الشَّيْءِ فِي مَحَلِّهِ (حکمت ہے ہر شے کو اُس کے درست مقام پر رکھنا)۔ جسے حکمت جیسی یہ نعمت مل جائے اُسے تو  
 سب سے بہترین دولت ہاتھ آگئی۔ اب وہ شیطانی راہ اختیار کرنے سے بچے گا۔ شیطانی راہ یہ ہے کہ دنیا کو اونچا مقام دیا جائے اور  
 آخرت کو پس پشت ڈال دیا جائے۔ انسان اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرے بلکہ مزید دولت بڑھانے کی فکر میں لگا رہے۔ اس طرح  
 شاید وہ دنیا میں تو خوشحال ہو جائے گا مگر اُس کی آخرت بالکل برباد ہوگی۔ دانشمندی یہ ہے کہ انسان جہاں تک ممکن ہو اللہ تعالیٰ کی  
 راہ میں خرچ کرے۔ دنیا میں وہ اُسے نعم البدل عطا فرمائے گا اور آخرت میں بھی بہت بڑا اجر و ثواب دے گا۔ یہی سب سے بڑی  
 دولت اور حکمت ہے کہ آخرت کو دنیا پر ترجیح دی جائے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



آیات ۲۷۰ تا ۲۷۲

انفاق کرتے ہوئے ریاکاری سے بچو

وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ	اور تم جو بھی خرچ کرتے ہو مال میں سے
أَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذِيرٍ	یا پیش کرتے ہوئے نذر مانی ہوئی منت میں سے
فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ	تو بے شک اللہ جانتا ہے اُسے
وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ﴿٢٧٠﴾	اور نہیں ہے ظالموں کا کوئی مددگار۔
إِنْ تَبَدُّوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ	اگر تم ظاہر کرو صدقات تو اچھا ہے یہ
وَإِنْ تُخْفَوْهَا	اور اگر تم پوشیدہ رکھو انہیں
وَتُوْتُوْهَا الْفُقَرَاءَ	اور دے دو انہیں فقیروں کو
فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ	تو وہ زیادہ بہتر ہے تمہارے لیے
وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّئَاتِكُمْ	اور اللہ دور کر دے گاتم سے تمہاری برائیاں
وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٧١﴾	اور اللہ اُس سے جو تم کر رہے ہو خوب باخبر ہے۔
لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ	اے نبی! نہیں ہے آپ کے ذمہ ہدایت دینا انہیں
وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ	اور لیکن اللہ ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے
وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَا نُفْسِكُمْ	اور جو تم خرچ کرو گے مال میں سے تو اپنے ہی بھلے کے لیے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَمَا تُنْفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ	اور تم خرچ نہیں کرتے مگر اللہ کی رضا کے حصول کے لیے
وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ	اور جو تم خرچ کرو گے مال میں سے
يُوفِّ إِلَيْكُمْ	وہ پورا پورا لوٹا دیا جائے گا تمہیں
وَأَنْتُمْ لَا تظَلُمُونَ ﴿۲۰﴾	اور تم پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

ان آیات میں بیان کیا گیا کہ صدقات اگر علی اعلان دیے جائیں تاکہ دوسروں کو بھی ترغیب ہو تو اچھی بات ہے، البتہ زیادہ محفوظ راستہ یہ ہے کہ یہ سعادت رازداری سے حاصل کی جائے۔ اس سے دکھاوے کا امکان نہ رہے گا۔ یہ حقیقت بار بار بیان کی گئی ہے کہ انفاق کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہونا چاہیے۔ ایسا انفاق انسان ہی کے بھلے کے لیے ہو گا۔ اس سے اُس کے گناہوں کی بخشش ہوگی اور اُسے بھرپور اجر بھی عطا کیا جائے گا۔ نبی کریم ﷺ کو تسلی دی گئی کہ آپ ﷺ نے کھول کھول کر لوگوں پر حق واضح فرمادیا ہے۔ اب یہ اللہ تعالیٰ کا اختیار ہے جسے چاہے ہدایت کی توفیق بخشے اور وہ آپ ﷺ کے واضح کردہ حق کو قبول کر کے اس کی پیروی کرے۔ نہ صرف نیکیاں کرے بلکہ اُن کے ساتھ اخلاص نیت کا بھی خاص خیال رکھے۔

### آیت ۲۷۳

#### انفاق فی سبیل اللہ کے اہم ترین حق دار

لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ	(انفاق) اُن فقیروں کے لیے ہے جو روکے گئے ہیں اللہ کی راہ میں
لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ	(دینی مصروفیات کی وجہ سے) وہ استطاعت نہیں رکھتے کہ چل پھر سکیں زمین میں (معاش کے لیے)
يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ	سمجھتا ہے انہیں ناواقف خوشحال اُن کے سوال نہ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

کرنے کی وجہ سے	
تَعْرِفُهُمْ بِسِيَاهُمْ ۚ	تم پہچان سکتے ہو انہیں اُن کے چہروں سے
لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ الْحَافَا	وہ نہیں مانگا کرتے لوگوں سے لپٹ کر
وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ	اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو مال میں سے
فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ۝۲۷	تو بے شک اللہ اُسے خوب جاننے والا ہے۔

اس آیت میں رہنمائی دی گئی کہ انفاق فی سبیل اللہ کے اہم ترین حق دار وہ خود دار فقراء ہیں جنہوں نے دین سیکھنے اور اُس کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے اپنے آپ کو ہمہ تن وقف کر رکھا ہے۔ سارا وقت دینی خدمات میں صرف کر دینے کی وجہ سے اس قابل نہیں رہتے کہ اپنی معاش پیدا کرنے کے لیے کوئی جدوجہد کر سکیں۔ وہ کسی سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے لیکن اُن کے چہرے اُن کے ضرورت مند ہونے کی عکاسی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد کرنے کو انفاق فی سبیل اللہ کا بہترین مصرف قرار دیا۔

آیات ۲۷۵ تا ۲۷۴

فاضل سرمایہ کا اعلیٰ اور گھٹیا استعمال

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ	جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنے مال رات اور دن
سِرًّا وَعَلَانِيَةً	چھپے اور کھلے
فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ	تو اُن کے لیے اُن کا اجر اُن کے رب کے پاس ہے
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝۲۸	اور نہ کوئی خوف ہو گا اُن پر اور نہ ہی وہ غمگیں ہوں گے۔
الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا	جو لوگ کھایا کرتے ہیں سود

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وہ (روزِ قیامت) کھڑے نہیں ہوں گے مگر اُس کی طرح جسے پاگل کر دیا ہو شیطان نے چھو کر	لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ
یہ اس لیے کہ اُنہوں نے کہا	ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا
بے شک تجارت سود ہی کی طرح ہے	إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا
حالانکہ حلال فرمایا اللہ نے تجارت کو اور حرام کیا سود کو	وَاحَلَ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا
پس آئی جس کے پاس نصیحت اُس کے رب کی طرف سے	فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ
پھر وہ باز آ جائے تو اُس کا ہے جو وہ پہلے لے چکا	فَانْتَهَى فَلَهُ مَا سَلَفَ
اور اُس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے	وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ
اور جو دوبارہ ایسا کرے	وَمَنْ عَادَ
تو ایسے لوگ جہنم والے ہیں	فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ
وہ اُس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔	هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۲۵﴾

آیت ۲۷ میں فاضل سرمایہ کا اعلیٰ ترین استعمال یہ بتایا گیا کہ اُسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیا جائے۔ اس کا بھرپور بدلہ روزِ قیامت حاصل ہوگا۔ آیت ۲۷ میں بیان کیا گیا کہ فاضل سرمایہ کا بدترین استعمال یہ ہے کہ اُسے سود حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا جائے۔ سود کھانے والے روزِ قیامت پاگلوں کی طرح اٹھائے جائیں گے اور اُن کے ہوش و حواس اڑے ہوئے ہوں گے۔ وہ طنزیہ طور پر کہا کرتے تھے کہ تجارت بھی سود ہی کی طرح ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔ اللہ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

تعالیٰ کی طرف سے سود کی حرمت کے اعلان کے بعد جو اس جرم سے باز آ گیا اس کا سابقہ معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے۔ البتہ جس نے سود کا لین دین جاری رکھا وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم کا ایندھن ہوگا۔

## آیت ۲۷۶

## سود کی خباثت، صدقات کی برکت

يَسْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا	مثبتا ہے اللہ سود کو
وَيُرِي الصَّدَقَاتِ	اور بڑھاتا ہے صدقات کو
وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ ﴿٢٧٦﴾	اللہ پسند نہیں کرتا ہر ناشکرے گناہ گار کو۔

یہ آیت آگاہ کر رہی ہے کہ سود سے دنیا میں خباثتیں پھیلتی ہیں جبکہ صدقات سے معاشرہ میں پاکیزہ جذبات پروان چڑھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی برکات کا ظہور ہوتا ہے۔ صدقات و خیرات سے جہاں آپس میں ہمدردی، مروت، اخوت، فیاضی پیدا ہوتی ہے وہاں طبقاتی تقسیم بھی کم ہوتی ہے۔ اس کے برعکس سود سے دلوں میں سختی، خود غرضی، نفرتیں اور بخل جیسی برائیاں پرورش پاتی ہیں اور طبقاتی تقسیم بڑھتی چلی جاتی ہے جو بالآخر کسی نہ کسی عظیم فتنہ کا باعث بن جاتی ہے۔

## آیت ۲۷۷

## نماز اور زکوٰۃ معاملات کی درستگی کا ذریعہ

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا	بے شک جو لوگ ایمان لائے
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ	اور انہوں نے عمل کیے اچھے
وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ	اور قائم کی نماز اور ادا کی زکوٰۃ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ	اُن کے لیے اُن کا اجر اُن کے رب کے پاس ہے
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۷۰﴾	اور نہ کوئی خوف ہوگا اُن پر اور نہ ہی وہ غمگیں ہوں گے۔

اس آیت میں سود کی حرمت کے بیان کے دوران نماز اور زکوٰۃ کا ذکر وارد ہوا ہے۔ یہ دونوں عبادات انسان کو جملہ معاملاتِ زندگی میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر کاربند رکھتی ہیں۔ نماز اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے اور آخرت کی جوابدہی کے احساس کو طاری رکھنے کا موثر ذریعہ ہے۔ یہ انسان کو برائی اور بے حیائی سے روک دیتی ہے۔ اللہ کے سامنے بار بار اس بات کا عہد کہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ (ہم تیری ہی بندگی کریں گے) انسان کو ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچاتا ہے۔ زکوٰۃ ایک ایسی مالی عبادت ہے جو سود کی عینِ ضد ہے۔ یہ عبادت انسان کا تزکیہ کرتی ہے یعنی اُس کے دل سے مال کی محبت کو نکال دیتی ہے جو سود کھانے اور حرام خوری کی دوسری صورتوں میں ملوث ہونے کا اصل سبب ہے۔

### آیات ۲۷۸ تا ۲۸۰

#### عملی اعتبار سے بدترین گناہ سود

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ	اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! بچو اللہ کی نافرمانی سے
وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا	اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود میں سے
إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۷۱﴾	اگر تم مومن ہو۔
فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا	پھر اگر تم نے ایسا نہ کیا
فَأَذْنُوبًا بَحْرَبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ	تو سن لو اعلانِ جنگِ اللہ اور اُس کے رسول کی طرف سے
وَأِنْ تَبُتُمْ فَلَكُمْ دَعْوَىٰ أَمْوَالِكُمْ ۚ	اور اگر تم توبہ کر لو تو تمہارے لیے ہیں تمہارے اصل مال

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ﴿۲۷۹﴾	نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔
وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ	اور اگر مقروض ہو تنگدست
فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ	تو مہلت دینا ہے خوشحالی تک
وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَّكُمْ	اور اگر تم صدقہ کردو، بہتر ہے تمہارے لیے
إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۲۸۰﴾	اگر تم جانتے ہو۔

ان آیات میں سود لینے سے سختی کے ساتھ منع کر دیا گیا۔ وعید سنائی گئی کہ اگر تم سود لینے سے باز نہ آئے تو پھر تمہارے ساتھ اللہ اور اُس کے رسول کی طرف سے اعلانِ جنگ ہے۔ گویا جس طرح عقیدہ کے اعتبار سے شرک بدترین گناہ ہے اسی طرح عملی اعتبار سے سود خوری بدترین جرم ہے۔ ایک حدیثِ نبوی ﷺ میں اس جرم کی خباثت یوں بیان کی گئی:

الرِّبَا سَبْعُونَ حُبًّا أَيْسَرُهَا أَنْ يَنْتَكِمَ الرَّجُلُ أُمَّةً (ابن ماجہ)

”سود خوری کے گناہ کے ستر حصے ہیں۔ اُن میں ادنیٰ اور معمولی ایسا ہے جیسے اپنی ماں کے ساتھ منہ کالا کرنا۔“

سود سے توبہ کے بعد انسان کا حق صرف اُس کے اصل مال پر ہے۔ مقروض اگر اصل زر واپس کرنے پر قادر نہ ہو تو اُسے آسودگی کے حصول تک مہلت دینی چاہیے۔ البتہ قرض پر دیے ہوئے مال کا اعلیٰ ترین استعمال تو یہ ہے کہ اگر مقروض قرض ادا نہیں کر پارہا تو اُسے معاف ہی کر دیا جائے اور اس مال کو اپنے لیے توشہ آخرت بنا لیا جائے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ عَنْهُ، أَظْلَمَ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ "جس نے تنگ دست کو مہلت دی یا اُس کا قرضہ معاف کیا، اللہ اُسے اپنا سایہ رحمت عطا فرمائے گا۔" (مسلم)

### آیت ۲۸۱

آخرت میں جو ابد ہی کا احساس، عمل کی اصلاح کا ذریعہ

وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ	اور ڈرتے رہو اُس دن سے تم لوٹائے جاؤ گے جس میں
--	--

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اللہ کی طرف	
پھر پورا پورا دے دیا جائے گا بدلہ ہر شخص کو اُس کا جو اُس نے کمایا	ثُمَّ تَوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ
اور اُن پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔	وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۲۸۱﴾

بعض روایات کے مطابق یہ آخری آیت ہے جو نبی اکرم ﷺ پر نازل ہوئی۔ اس آیت میں یہ حقیقت دو ٹوک انداز میں بیان کر دی گئی کہ اُس دن کا احساس کرتے ہوئے ڈر و جب تمہیں اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیش کیا جائے گا اور ہر انسان کو اُس کے کیے کا پورا پورا بدلہ مل جائے گا۔ یہی وہ احساس ہے جو انسان کو دنیا میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنے اور حلال و حرام کی تمیز کرنے پر کاربند رکھتا ہے۔

### آیت ۲۸۲

#### ادھار معاملہ کے حوالے سے ہدایاتِ قرآنی

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
جب تم دو ایک دوسرے کو قرض یک طے شدہ مدت تک کے لیے	إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى
تو لکھ لیا کرو اُسے	فَاكْتُبُوهُ
اور چاہیے کہ لکھے تمہارے درمیان ایک کاتب عدل کے ساتھ	وَلْيَكْتُبَ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ ۝
اور انکار نہ کرے کاتب کہ وہ لکھے	وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ
جیسے سکھایا ہے اُسے اللہ نے پس اُسے چاہیے کہ لکھے	كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ	اور لکھوائے وہ شخص جس کے ذمہ قرض ہے
وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ	اور وہ ڈرے اللہ سے جو اُس کا رب ہے
وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا	اور نہ کمی کرے اُس میں کچھ بھی
فَإِنْ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا	پھر اگر وہ جس کے ذمہ قرض ہے ناسمجھ یا کمزور ہے
أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُمِلَّ هُوَ	یا اس قابل نہ ہو کہ لکھواسکے وہ
فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ	تو چاہیے کہ لکھوائے اُس کا ولی عدل کے ساتھ
وَأَسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رَجَالِكُمْ	اور بنا لیا کرو دو گواہ اپنے مردوں میں سے
فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ	پھر اگر نہ ہوں دو مرد
فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ	تو ایک مرد اور دو عورتیں ہوں
مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ	اُن میں سے جن کو تم پسند کرو گواہوں میں سے
أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا	(اس لیے) کہ بھول جائے اُن دونوں میں سے ایک
فَتَذْكُرَ إِحْدَاهُمَا الْآخَرَى	تو یاد کرائے اُن میں سے ایک دوسری کو
وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا	اور نہ انکار کریں گواہ جب بھی وہ بلائے جائیں
وَلَا تَسْمِعُوا أَنْ تُكَتَبَ لَهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَىٰ أَجَلِهِ	اور کاہلی نہ کرو اس میں کہ تم لکھو اُسے خواہ معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا (جبکہ وہ ہو) ایک مدت کے لیے
ذَلِكَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ	یہ کام زیادہ عدل والا ہے اللہ کے نزدیک

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَأَقُومُوا لِلشَّهَادَةِ	اور زیادہ درست رکھنے والا ہے گواہی کو
وَأَذِّنْ لِآلٍ لَا تَرْتَابُوا	اور اس کے زیادہ قریب ہے کہ تم شک نہ کرو
إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً	سوائے اس کے کہ ہو فوری لین دین
تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ	جو تم کر رہے ہو آپس میں
فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ إِلَّا تَكْتُبُوهَا	تو نہیں ہے تم پر کوئی گناہ کہ تم نہ لکھو اسے
وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ	اور گواہ بنالیا کرو جب بھی خرید و فروخت کرو
وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ	اور نقصان نہ پہنچایا جائے لکھنے والے کو اور نہ ہی گواہ کو
وَأَنْ تَفْعَلُوا	اور اگر تم ایسا کرو گے
فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ	تو بے شک یہ بڑی نافرمانی ہے تم میں
وَاتَّقُوا اللَّهَ	اور بچو اللہ کی نافرمانی سے
وَيَعْلَمَ اللَّهُ	اور سکھاتا ہے تمہیں اللہ
وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۲۸۲﴾	اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

یہ پورے قرآن مجید کی طویل ترین آیت ہے۔ اس آیت میں ادھار معاملہ کے حوالے سے مندرجہ ذیل ہدایات دی گئیں:

i- ادھار ہمیشہ یک طرفہ ہونا چاہیے، یعنی جس پوری دے دی جائے یا قیمت پوری ادا کر دی جائے۔

ii- ادھار معاملہ میعاد دی ہونا چاہیے یعنی ایک طے شدہ مدت کے لیے ہو۔

iii- معاملہ کو ضبطِ تحریر میں لایا جائے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

- iv معاملہ کی تحریر وہ قلمبند کرائے جس پر قرض کا بوجھ آ رہا ہے۔ اگر وہ معذور ہے تو اُس کی طرف سے ولی یہ کام سرانجام دے۔
- v تحریر واضح ہو اور اُس میں مبہم اسلوب اختیار نہ کیا جائے۔
- vi باہمی رضامندی سے دو مسلمان مردوں کو معاملہ پر گواہ بنایا جائے۔ اگر دو مرد دستیاب نہ ہوں تو ایک مرد اور دو خواتین کو گواہ بنالیا جائے تاکہ بوقت ضرورت جب گواہی دینی پڑے تو مردوں کے سامنے ایک خاتون کی مدد کے لیے دوسری خاتون موجود ہو۔
- vii جب بھی باہم معاہدہ ہو گواہی کی یہ صورت قائم کرنی چاہیے۔
- viii گواہوں کو جب بھی طلب کیا جائے وہ ضرور حاضر ہوں۔
- ix فوری لین دین میں اگر معاملہ نہ لکھا جائے تو کوئی گناہ نہیں۔
- x لکھنے والا اور گواہ کسی فریق کو نقصان نہ پہنچائے اور نہ ہی کوئی فریق ان دونوں کو نقصان پہنچائے۔ جو کوئی ایسا کرے گا وہ اپنے فاسق ہونے کا ثبوت دے گا۔

## آیت ۲۸۳

رہن کے حوالے سے ہدایت اور گواہی چھپانے کی مذمت

وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا	اور اگر تم ہو سفر پر اور نہ پاؤ کوئی لکھنے والا
فَرِهْنٌ مَّقْبُوضَةٌ	تو کچھ رہن رکھنا ہے قبضہ میں دے کر
فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُم بَعْضًا	پھر اگر اعتبار کر لے کوئی تم میں سے دوسرے پر
فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتِنَ اَمَانَتَهُ	پس چاہیے کہ ادا کر دے وہ جس پر اعتبار کیا گیا ہے اُس کی امانت کو

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ	اور وہ ڈرے اللہ سے جو اُس کا رب ہے
وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ	اور مت چھپاؤ گواہی کو
وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ	اور جس نے چھپائی گواہی تو بے شک وہ دل کا گناہ گار ہے
وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿۲۸۳﴾	اور اللہ اُسے جو تم کر رہے ہو خوب جاننے والا ہے۔

ع

اس آیت میں ہدایت دی گئی کہ اگر ادھار معاملہ کو ضبطِ تحریر میں لانا ممکن نہ ہو تو مقروض کوئی شے گروی رکھوا سکتا ہے۔ البتہ گروی رکھی گئی شے میں خیانت یا اُس کا استعمال کرنا جائز نہیں۔ پھر اگر کسی نے کوئی شے گروی رکھے یا معاملہ کو تحریر میں لائے بغیر کسی کو قرض دے دیا تو اب قرض لینے والے کو قرض دینے والے کے اعتماد پر پورا اترنا چاہیے۔ اس آیت میں دوسری ہدایت یہ دی گئی کہ گواہی کو نہ چھپاؤ۔ جو کوئی یہ حرکت کرے گا وہ ضمیر کا مجرم ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ معاملات کی اصل حقیقت کیا ہے؟ یہاں گواہی چھپائی گئی تو آخرت میں تو ہر بات ظاہر ہو ہی جائے گی اور وہاں بلا عذر گواہی چھپانے والوں کو رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

## آیت ۲۸۳

اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر عمل کا محاسبہ ہوگا

لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ	اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے
وَإِنْ تُبَدُّوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تَخْفَوْهُ	اور اگر تم ظاہر کرو جو تمہارے جیوں میں ہے یا چھپاؤ اُسے
يُحَاسِبْكُمْ بِهٖ اللّٰهُ	حساب لے گا تم سے اُس کا اللہ
فَيَغْفِرْ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ	پھر بخش دے گا جسے چاہے اور عذاب دے گا جسے چاہے
وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۸۴﴾	اور اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

یہ آیت انسان کو لرزادینے والی ہے۔ اس آیت میں فرمایا گیا کہ انسان کسی معاملہ کو ظاہر کرے یا پوشیدہ رکھے اللہ تعالیٰ حساب لے کر رہے گا۔ پھر اُس کا اختیار ہے جسے چاہے بخش دے اور جسے چاہے سزا دے۔ بعض ایسے خوش نصیب بھی ہوں گے جن کے اعمال کا حساب تو لیا جائے گا لیکن اُن کا مواخذہ نہیں ہوگا۔ ابنِ کثیرؒ نے صحیح بخاری کے حوالے سے ایک روایت بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ایمان والے کو اپنے پاس بلائے گا۔ یہاں تک کہ اپنا بازو اُس پر رکھ کر اُسے چھپا دے گا۔ پھر اُس سے کہے گا۔ بتا تو نے فلاں فلاں گناہ کیا؟ فلاں فلاں گناہ کیا؟ وہ شخص اقرار کرتا جائے گا۔ جب بہت سے گناہ کرنے کا اقرار کر لے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا سن دنیا میں بھی میں نے تیرے ان گناہوں کی پردہ پوشی کی اور آج بھی میں ان تمام گناہوں کو معاف فرمادیتا ہوں۔ اب اُسے اُس کی نیکیوں کا صحیفہ اُس کے داہنے ہاتھ میں دے دیا جائے گا۔ البتہ کفار و منافق کو تمام مجمع کے سامنے رسوا کیا جائے گا اور اُن کے گناہ ظاہر کیے جائیں گے اور پکارا جائے گا کہ یہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر تہمت لگائی، ان ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہے۔

آیات ۲۸۵ تا ۲۸۶

عرش الہی کے دو خزانے

ایمان لائے رسولؐ اُس کلام پر جو نازل کیا گیا اُن کی طرف اُن کے رب کی طرف سے اور سب مومنین بھی	أَمِنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ
یہ سب کے سب ایمان لائے اللہ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں پر	كُلٌّ أَمِنَ بِاللَّهِ وَمَلِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ
(اُن سب نے کہا) ہم فرق نہیں کرتے کسی ایک کے درمیان بھی اللہ کے رسولوں میں سے	لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ
اور اُنہوں نے کہا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی	وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا
(ہم سوال کرتے ہیں) تیری بخشش کا اے ہمارے رب!	عُفِّرْنَاكَ رَبَّنَا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَالْيَاكَ الْمَصِيرُ ﴿۲۸۵﴾	اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔
لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا	ذمہ داری نہیں ڈالتا اللہ کسی بھی جان پر مگر اُس کی صلاحیت کے مطابق
لَهَا مَا كَسَبَتْ	اُس کے لیے ہے اُس (نیک عمل) کا (اجر) جو اُس نے کیا
وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ	اور اُس پر ہوگا اُس (برائی) کا (دوبال) جو اُس نے کی
رَبَّنَا لَا تُؤْخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ	اے ہمارے رب! تو پکڑ نہ کر ہماری اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر بیٹھیں
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إَصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ	اے ہمارے رب! نہ ڈال ہم پر وہ بوجھ جیسا تو نے بوجھ ڈالا ان پر جو ہم سے پہلے گزرے ہیں
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ۚ	اے ہمارے رب! اور نہ ڈال ہم پر وہ بوجھ، نہیں ہے طاقت ہم میں جس کے اٹھانے کی
وَاعْفُ عَنَّا	اور درگزر فرما ہم سے
وَاعْفِرْ لَنَا	اور بخشش فرما ہماری
وَارْحَمْنَا	اور رحم فرما ہم پر
أَنْتَ مَوْلَانَا	تو ہمارا مولا ہے
فَأَنْصِرْنَا عَلَى قَوْمٍ الْكَافِرِينَ ﴿۲۸۶﴾	پس مدد فرما ہماری کافر قوم کے مقابلے میں۔

سورہ بقرہ کی آخری دو آیات عرش الہی کے دو خزانے ہیں جو معراج کی شب آسمان پر نبی کریم ﷺ کو تحفہ عطا کیے گئے (مسند احمد)۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیتوں کو رات کو پڑھ لے تو یہ اس کی حفاظت کے لیے کافی ہیں (بخاری)۔ آیت ۲۸۵ میں اہل ایمان کو اعزاز بخشا گیا کہ اُن کا ذکر اللہ کے حبیب ﷺ کے ہمراہ کیا گیا۔ اللہ کے رسول ﷺ اور اہل ایمان اللہ تعالیٰ، اُس کے فرشتوں اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ اُنہوں نے کسی ایک رسول کا بھی انکار نہیں کیا۔ اُن سب نے اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی وفا شعار کا اظہار کرتے ہوئے عرض کیا کہ اے ہمارے رب! ہم نے آپ کے فرامین کو سنا اور آپ کا کہا مان لیا۔ ہم آپ سے بخشش کا سوال کرتے ہیں اور ہمیں آپ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

آیت ۲۸۶ میں رحمت کی نوید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر انسان سے اُس کی صلاحیت اور حالات کے موافق ہی باز پرس کرے گا۔ انسان کی نیکی اُسی کے کام آئے گی اور گناہ کا وبال بھی اُسی پر پڑے گا۔ آیت کے آخر میں سات ایمان افروز دعائیں سکھائی گئیں کہ اے ہمارے رب!:

i- ہم سے جو خطا یا بھول چوک ہوئی اس پر ہماری پکڑ نہ فرمانا۔

ii- ہمیں اُن آزمائشوں سے دوچار نہ کرنا جن سے ماضی میں اہل ایمان دوچار ہوتے رہے۔

iii- ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کو برداشت کرنے کی ہم میں سکت نہ ہو۔

iv- ہمیں معاف فرمادے۔

v- ہمارے گناہوں کی پردہ پوشی فرما۔

vi- ہم پر رحم فرما۔

vii- تو ہی ہمارا حامی و ناصر ہے پس کافروں کے مقابلہ میں ہمارے مدد فرما۔“

مسلم شریف کی روایت ہے کہ ہر دعا کے جواب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب آتا ہے کہ قَدْ فَعَلْتُ یعنی میں نے یہ دعا پوری کر دی:

افلاک سے آتا ہے نالوں کا جواب آخر

اٹھتے ہیں جاب آخر، کرتے ہیں خطاب آخر

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

نوٹ فرمائیے کہ جن لوگوں کی کافروں سے دوستیاں ہوں یا جو لوگ کافروں کے اتحادی ہوں کیا وہ مذکورہ بالا دعا خلوص سے کر سکتے ہیں۔ بلاشبہ علم رکھ کر بے عمل ہونا انسان کو مناجات کی لذت سے محروم کر دیتا ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



## سورة آل عمران

تلاوت کرنے والے کو غنی کرنے والی سورہ مبارکہ

سورة آل عمران کی عظمت کے حوالے سے ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

مَنْ قَرَأَ آلَ عِمْرَانَ فَهُوَ غَنِيٌّ (سنن دارمی)

”جس نے سورہ آل عمران پڑھی پس وہ غنی ہے۔“

اس سورہ مبارکہ کی ابتدائی آیات اُس وقت نازل ہوئیں جب نجران سے عیسائیوں کا ایک وفد نبی اکرم ﷺ سے اپنے عقائد کے حوالے سے بحث کرنے کے لیے آیا تھا۔

سورہ مبارکہ کے مضامین کا تجزیہ:

آیات ۳۲ تا ۳۴	تمہیدی مضامین
آیات ۳۳ تا ۶۳	عیسائیوں کے گمراہ کن تصورات کی نفی
آیات ۶۴ تا ۱۰۱	تحویل امت کا مضمون
آیات ۱۰۲ تا ۱۲۰	اہل ایمان کے لیے جامع ہدایات اور اہل کتاب کی مسلمانوں سے دشمنی
آیات ۱۲۱ تا ۱۸۰	غزوہ احد کے حالات پر تبصرہ
آیات ۱۸۱ تا ۲۰۰	اہل کتاب کے گمراہ کن تصورات کی نفی اور اہل ایمان کے لیے اہم ہدایات

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۶۳ تا ۶۷

### معبودِ برحق کی امتیازی صفات

الْم ۝	الف۔ لام۔ میم۔
اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۝	اللہ، نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس کے
الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۝	زندہ ہے، قائم رکھنے والا ہے ہر چیز کا۔
نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ	اے نبی! اُس نے نازل فرمائی آپ پر کتاب حق کے ساتھ
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ	جو تصدیق کرنے والی ہے اُن کتابوں کی جو اس سے پہلے ہیں
وَأَنْزَلَ التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ ۝	اور اُسی نے نازل فرمائی تورات اور انجیل۔
مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ	جو اس سے پہلے ہدایت تھیں لوگوں کے لیے
وَأَنْزَلَ الْفُرْقَانَ	اور اُسی نے نازل فرمایا فرقان (یعنی حق و باطل میں فرق کرنے والا قرآن)
إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ	بے شک وہ جو انکار کرتے ہیں اللہ کی آیات کا
لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۝	اُن کے لیے شدید عذاب ہے
وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ ۝	اور اللہ زبردست ہے، انتقام لینے والا۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

بے شک اللہ، نہیں پوشیدہ رہتی اُس پر کوئی شے زمین میں اور نہ ہی آسمان میں۔	إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۝
وہی ہے جو تمہاری صورت گری کرتا ہے (ماؤں کے) رحموں میں جس طرح چاہتا ہے	هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ
نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس کے، زبردست ہے کمالِ حکمت والا۔	لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ①

ان آیات میں معبودِ برحق یعنی اللہ سبحانہ تعالیٰ کی وہ بلند شان بیان کی گئی جس سے عیسائیوں کے الوہیتِ عیسیٰ کے من گھڑت عقیدے کی نفی ہوتی ہے۔ ارشاد ہوا کہ معبودِ برحق کی چند امتیازی صفات حسب ذیل ہیں:

i- وہی معبودِ حقیقی ہے جو بذاتِ خود زندہ جاوید ہے۔

ii- وہ دوسروں کو بھی زندہ رکھنے والا ہے۔

iii- اُس نے لوگوں کی ہدایت کے لیے پہلے تورات و انجیل نازل فرمائی اور اب قرآنِ حکیم نازل فرمایا جو سابقہ کتابوں کی تصدیق کرنے والا اور حق و باطل میں فرق کرنے کی کسوٹی ہے۔

iv- وہ اپنی آیات کا انکار کرنے والوں کو عذابِ شدید سے دوچار کرے گا۔

v- کائنات کی کوئی شے اُس سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔

vi- وہ رحم مادر میں جس طرح چاہتا ہے انسان کی صورت گری کرتا ہے۔

vii- وہ زبردست ہے لیکن اُس کے ہر فیصلہ میں حکمت ہے۔

کیا مذکورہ بالا صفات حضرت عیسیٰؑ میں تھیں؟ نہیں! معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰؑ معبود نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسولؐ تھے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۷ تا ۹

## فتنہ پیدا کرنے والوں کا طرزِ عمل

وہی (اللہ) ہے جس نے اے نبی! نازل فرمائی آپ پر کتاب	هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ
اُس میں کچھ محکم (واضح) آیات ہیں	مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ
وہی کتاب کی اصل (بنیاد) ہیں	هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ
اور کچھ دوسری ہیں جو متشابہ (یعنی ہمارے لیے غیر واضح) ہیں	وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ
پس وہ لوگ کہ جن کے دلوں میں ٹیڑھ ہوتا ہے	فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ
تو وہ پیچھے لگ جاتے ہیں اُن کے جو متشابہ ہیں اُن میں سے	فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ
تلاش کرنے کے لیے فتنہ	ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ
اور تلاش کرنے کے لیے اُن کی حقیقت	وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ ۚ
حالانکہ کوئی نہیں جانتا اُن کی حقیقت سوائے اللہ کے	وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ ۚ
اور پختگی رکھنے والے علم میں کہتے ہیں	وَالرُّسُخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ
ہم ایمان لائے اس قرآن پر	أَمْنًا بِهِ
یہ سب کاسب ہمارے رب کی طرف سے ہے	كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَمَا يَذْكُرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ⑤	اور نصیحت حاصل نہیں کرتے مگر عقل مند۔
رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا	اے ہمارے رب! ٹیڑھانہ کر دے ہمارے دلوں کو اس کے بعد کہ تو نے ہدایت دی ہمیں
وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً ⑥	اور عطا فرما ہمیں اپنے پاس سے رحمت
إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ⑦	بے شک تو ہی تو ہے عطا فرمانے والا۔
رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ	اے ہمارے رب! بے شک تو جمع کرنے والا ہے لوگوں کو ایک ایسے دن کہ کوئی شک نہیں جس کے آنے میں
إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْوَعْدَ ⑧	بے شک اللہ خلاف ورزی نہیں کرتا وعدے کی۔

قرآن حکیم میں دو طرح کی آیات ہیں۔ ایک محکم جن کو سمجھنا ہمارے لیے آسان ہے۔ دوسری متشابہات جن کا فہم ہمارے لیے مشکل ہے۔ جن لوگوں کے دلوں میں ٹیڑھ ہوتی ہے، اُن کی ساری توجہ متشابہات پر ہوتی ہے، تاکہ اُن کا خود ساختہ مفہوم بیان کر کے کوئی ایسی نئی بات کریں جو امت کے متفقہ امور کے برعکس ہو تاکہ اس سے انتشار پیدا ہو اور ایک فتنہ برپا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے متجددین کے شر سے محفوظ فرمائے اور سلف صالحین کے ساتھ چمٹے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! بقول اقبال۔

زاجتہادِ عالمانِ کم نظر

اقتدا بر رفتگاں محفوظ تر

اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے آیات متشابہات کی حقیقت کا کھوج لگانے کے بجائے توجہ آیات محکمات پر مرکوز رکھتے ہیں۔ وہ اعلان کرتے ہیں کہ یہ پورا کلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور ہماری عقل اس کا احاطہ کر سکے یا نہ کر سکے ہم ہر صورت میں اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ مزید یہ کہ وہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ہر ٹیڑھ یعنی فتنہ پرور

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

لوگوں کے نظریات و عقائد سے محفوظ فرما۔ ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرماتا کہ ہم روزِ قیامت کی سختی سے بچ جائیں جب فتنہ پروروں کو گمراہی پھیلانے کی عبرتناک سزا دی جائے گی۔

آیات ۱۰ تا ۱۳

کافروں کے لیے برے انجام کی دھمکی

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا	بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا
لَنْ تَغْنِي عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا	کام نہیں آئیں گے اُن کے، اُن کے مال اور اُن کی اولادیں اللہ کے سامنے کچھ بھی
وَأُولَٰئِكَ هُمُ وَقُودُ النَّارِ ۝۱۰	اور وہی جہنم کا ایندھن ہیں۔
كَذَّابِ اِلٰ فِرْعَوْنَ ۝۱۱ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ	جیسے روش تھی آلِ فرعون کی اور اُن کی جو ان سے پہلے تھے
كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا	اُنہوں نے جھٹلایا ہماری آیات کو
فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوبِهِمْ	تو پکڑا انہیں اللہ نے اُن کے گناہوں کی وجہ سے
وَاللّٰهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝۱۲	اور اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔
قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا	اے نبی! فرمائیے اُن سے جنہوں نے کفر کیا
سَتُغْلَبُونَ	عنقریب تم مغلوب کیے جاؤ گے
وَتُحْشَرُونَ اِلٰی جَهَنَّمَ	اور جمع کیے جاؤ گے جہنم کی طرف

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔	وَبُئْسَ الْبِهَادُ ⑩
یقیناً تمہارے لیے (عبرت کی) نشانی ہے دو جماعتوں میں جو کہ آپس میں ٹکرائیں (غزوہ بدر میں)	قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ⑪
ایک جماعت لڑ رہی تھی اللہ کے راستہ میں	فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
اور دوسری جماعت کافر تھی (لڑ رہی تھی طاغوت کے راستہ میں)	وَأُخْرَىٰ كَافِرَةٌ
دیکھ رہے تھے مسلمان انہیں اپنے سے دو چند اپنی آنکھوں سے	يَرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَأَى الْعَيْنِ
اور اللہ مدد فرماتا ہے اپنی نصرت سے جس کی چاہتا ہے	وَاللَّهُ يُؤَيِّدُ بِنَصَرِهِ مَن يَشَاءُ
بے شک اس (بدر کے معرکہ) میں یقیناً عبرت ہے دیکھنے والوں کے لیے۔	إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ ⑫

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے کفار کے متعلق فرمایا کہ اُن کا مال اور اُن کی اولاد انہیں کوئی فائدہ نہ دے سکے گی۔ نجران سے آنے والے عیسائیوں کے مذہبی پیشوا جانتے تھے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے سچے نبی ہیں۔ انہوں نے اپنے بادشاہوں کی طرف سے ملنے والے مالی مفادات کی خاطر آپ ﷺ کو اور اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا۔ روزِ قیامت یہ مالی مفادات اُن کے کچھ کام نہ آئیں گے۔ آلِ فرعون اور ماضی کی دیگر سرکش قوموں کی طرح اُن کا بھی بدترین انجام ہوگا۔ اُن کے سامنے غزوہ بدر کی مثال موجود ہے۔ اس معرکہ میں سرفروشنوں کی چھوٹی سی جماعت نے اپنے سے کہیں بڑی کافروں کی جماعت کو شرمناک ہزیمت سے دوچار کیا اور اُسے دیکھنے والوں کے لیے رہتی دنیا تک عبرت بنا دیا۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۱۵ تا ۱۴

## آخرت کو دنیا پر ترجیح دو

زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ	خوشنما کر دی گئی ہے لوگوں کے لیے مرغوب چیزوں کی محبت جیسے عورتیں
وَالْبَنِينَ	اور بیٹے
وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ	اور جمع کیے ہوئے خزانے سونے اور چاندی کے
وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ	اور نشان لگائے ہوئے گھوڑے
وَالْأَنْعَامِ	اور چوپائے
الْحَرْثِ	اور کھیتیاں
ذَلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا	یہ سب دنیا کی زندگی کا سامان ہے
وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الْمَبَإِ ﴿۱۵﴾	اور اللہ ہے جس کے پاس بہترین ٹھکانہ ہے۔
قُلْ أَوْبَدْتُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذَلِكُمْ	اے نبی! فرمائیے کیا میں بتاؤں تمہیں وہ چیز جو بہتر ہے اس سے
لِلَّذِينَ اتَّقَوْا	اُن کے لیے جنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی
عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ	اُن کے رب کے پاس ایسے باغات ہیں بہتی ہیں جن کے نیچے سے نہریں

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



وہ ہمیشہ رہنے والے اُن میں	خُلَايَيْنَ فِيهَا
اور اُن کے لیے پاکیزہ جوڑے ہوں گے	وَأَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ
اور حاصل ہوگی انہیں خوشنودی اللہ کی	وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ
اور اللہ خوب دیکھنے والا ہے بندوں کو۔	وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۝

ان آیات میں ایسی مرغوباتِ زندگی کا ذکر ہے جن کی محبت انسان کے دل میں رکھ دی گئی ہے اور ان کے ذریعہ انسان کی اس دنیا میں آزمائش ہوتی ہے۔ ان مرغوباتِ زندگی میں عورتوں، بیٹوں، سونے چاندی کے جمع کیے گئے خزانوں، خاص نسل کے گھوڑوں، چوپایوں اور کھیتیوں کی محبت شامل ہے۔ ان مرغوباتِ زندگی میں سے کوئی چیز بھی ایسی نہیں جو بذاتِ خود بری ہو اور نہ ہی ان سے محبت اور ان کا حصول بری چیز ہے۔ بری چیز یہ ہے کہ انسان ان چیزوں کی محبت اور حصول میں اس قدر غرق ہو جائے کہ اُسے آخرت یاد ہی نہ رہے۔ جن لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور فکرِ آخرت موجود ہوتی ہے، وہ ان چیزوں کو شریعت کے مطابق حاصل اور استعمال کرتے ہیں۔ اب انہیں ان چیزوں سے دنیا میں راحت و سکون نصیب ہوتا ہے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے پاس بہترین ٹھکانا میسر آتا ہے۔ یہ ٹھکانہ وہ باغات ہیں جن کے دامن میں نہریں رواں ہیں۔ وہاں اُن کے لیے اعلیٰ اور ہمیشہ باقی رہنے والی نعمتیں ہیں۔ سب سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے جو انہیں حاصل ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اعمال، نیتوں اور ارادوں کو خوب جانتا ہے۔ اُسے اچھی طرح معلوم ہے کہ بندوں میں سے کون اُس کے انعام کا مستحق ہے اور کون نہیں ہے۔

### آیات ۶ تا ۱۷

اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے کون ہیں؟

اللہ کے بندے یوں دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! یقیناً ہم ایمان لے آئے	الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّنَا أَمْنَا
--	--

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا	پس معاف فرمادے ہمارے گناہ
وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝۶	اور بچالے ہمیں آگ کے عذاب سے۔
الصَّابِرِينَ	وہ صبر کرنے والے ہیں
وَالصَّادِقِينَ	اور سچے ہیں
وَالْقَنِينَ	اور تابعدار ہیں
وَالْمُنْفِقِينَ	اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے ہیں
وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ ۝۷	اور بخشش مانگنے والے ہیں سحر کے وقت۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کا ذکر ہے۔ وہ اپنے ایمان لانے کا اقرار کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے بخشش اور جہنم سے محفوظ رہنے کی دعا کرتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ گناہوں کی معافی اور جہنم سے نجات کے لیے ایمان لانا شرط ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کی پانچ صفات کا بیان ہے۔ پہلی صفت صبر ہے یعنی اگر کوئی مصیبت پیش آجائے تو اسے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر خوشدلی سے برداشت کرتے ہیں اور دین کی راہ میں پیش آنے والی مشکلات کو ثابت قدمی سے جھیلے ہیں۔ دوسری صفت یہ ہے کہ وہ اپنے تمام معاملات میں راست باز ہیں اور بد عہدیوں اور فریب کاریوں سے بچنے والے ہیں۔ تیسری صفت یہ ہے کہ شریعت کے احکامات کے آگے سر جھکانے والے ہیں۔ چوتھی صفت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مال و دولت میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں سے اُس کی راہ خرچ کرنے والے ہیں۔ پانچویں صفت یہ ہے کہ نیکوں پر اتراتے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے بخشش کا سوال کرتے رہتے ہیں اور یہ سعادت رات کے پچھلے پہر حاصل کرتے ہیں۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ اللہ تعالیٰ رات کے آخری حصہ میں آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور پکارتا ہے: کون مجھ سے دعا کرتا ہے کہ میں اُس کی دعا قبول کروں؟ کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اُسے عطا کروں؟ کون مجھ سے گناہوں کی معافی چاہتا ہے کہ میں اُس کے گناہ بخش دوں؟ (مسلم)۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیت ۱۸

## معبودِ حقیقی کی شانِ خاص، قیامِ عدل

شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ	اور گواہی دی اللہ نے کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس کے
وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ	اور (یہی گواہی دی) فرشتوں نے اور تمام صاحبانِ علم نے بھی
قَائِمًا بِالْقِسْطِ	وہی قائم کرنے والا ہے عدل
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ	نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس کے
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١٨﴾	وہ زبردست ہے، کمالِ حکمت والا۔

اس آیت میں جلالی اسلوب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ خود اس پر گواہ ہے کہ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر معتبر شہادت اور کس کی ہوگی جو کائنات کی تمام حقیقتوں کا براہِ راست علم رکھتا ہے اور جس کی نگاہ سے زمین و آسمان کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بعد معتبر شہادت ہے فرشتوں کی کیونکہ وہ سلطنتِ کائنات کے انتظامی اہل کار ہیں۔ وہ تمام انتظامی معاملات میں اللہ تعالیٰ ہی کے احکامات پر عمل کرتے ہیں اور اپنے ذاتی علم کی بنا پر گواہی دے رہے ہیں کہ کائنات میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا حکم نہیں چلتا۔ پھر مخلوقات میں سے جن کو بھی حقائق کا کچھ علم حاصل ہوا ہے، اُن سب کی متفقہ شہادت ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی پوری کائنات کا مالک و مدبر ہے۔ اُس کی خاص شان یہ ہے کہ وہ عدل قائم کرنے والا ہے یعنی کائنات میں اُس کا ہر فیصلہ مبنی بر عدل ہوتا ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیت ۱۹

اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے

بے شک دین اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہی ہے	إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ ۚ
اور اختلاف نہیں کیا انہوں نے جنہیں دی گئی تھی کتاب	وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ
مگر اس کے بعد جو آچکا تھا ان کے پاس صحیح علم	إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ
سرکشی کرتے ہوئے آپس میں	بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۚ
اور جو انکار کرتا ہے اللہ کی آیات کا	وَمَنْ يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ
تو بے شک اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔	فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝۱۹

اس آیت میں یہ حقیقت بیان کی گئی کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔ اسلام کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری۔ صرف دین اسلام ہی زندگی کے انفرادی و اجتماعی تمام گوشوں کے بارے میں ہدایات دیتا ہے، لہذا صرف اسی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی مکمل فرمانبرداری ممکن ہے۔ اہل کتاب بھی اس حقیقت کو جانتے ہیں کہ ان کے مذاہب کی تعلیمات نامکمل اور تحریف شدہ ہیں لیکن وہ جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرتے ہوئے اسلام کی مخالفت کر رہے ہیں۔ مخالفت کا سبب ہے اپنی مذہبی چودہراہٹ اور مفادات کو تحفظ دینا۔ اللہ تعالیٰ جلد ان ظالموں سے حساب لینے والا ہے۔

## آیت ۲۰

اتباع رسول ﷺ کا تقاضا، اللہ تعالیٰ کی مکمل فرمانبرداری

فَإِنْ حَاجُّوكَ	پھر اے نبی! اگر وہ جھگڑا کریں آپ سے
------------------	-------------------------------------

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فَقُلْ اَسَلَّمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ	تو فرما دیجئے میں نے جھکا دیا ہے اپنا چہرہ اللہ کے لیے
وَمَنِ اتَّبَعَنِي	اور انہوں نے بھی جو پیروی کر رہے ہیں میری
وَقُلْ لِلَّذِينَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ	اور پوچھیے اُن سے جنہیں دی گئی ہے کتاب
وَالْاُمِّيْنَ	اور اُن پڑھ لوگوں سے
ءَاَسَلَّمْتُمْ	کیا تم فرمانبرداری اختیار کرتے ہو (اللہ کی)؟
فَاِنْ اَسَلَّمُوْا	پس اگر وہ فرمانبرداری اختیار کریں
فَقَدْ اهْتَدَوْا	تو یقیناً وہ ہدایت پر آگئے
وَإِنْ تَوَلَّوْا	اور اگر وہ رخ پھیر لیں
فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ	تو اے نبی! بے شک آپ کے ذمہ صرف پہنچا دینا ہے
وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِالْعٰبِدِ	اور اللہ خوب دیکھنے والا ہے بندوں کو۔

اس آیت میں نبی کریم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ جو لوگ حق آنے کے باوجود آپ ﷺ سے بحث و مباحثہ کریں، اُن کے سامنے اعلان کر دیجئے کہ میں نے اور میری اتباع کرنے والوں نے تو اپنے سر جھکا دیے ہیں اللہ تعالیٰ کے احکامات کے سامنے۔ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنے کے لیے تیار ہو؟ اس کے بعد آپ ﷺ کی دلجوئی کی گئی کہ جو لوگ آپ ﷺ کی دعوت قبول کر کے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اختیار کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں وہی ہدایت پانے والے ہیں۔ اس کے برعکس جنہوں نے آپ ﷺ کی دعوت قبول نہ کی تو آپ ﷺ ہر گز غمگین نہ ہوں۔ آپ ﷺ کے ذمہ تو صرف حق پہنچا دینا ہے۔ اس کے بعد لوگوں سے حساب لینا اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ اس آیت سے یہ بات واضح ہوئی کہ اتباع رسول ﷺ سے مراد صرف چند معمولاتِ زندگی میں آپ ﷺ کی پیروی نہیں بلکہ اس کا تقاضا ہے کہ زندگی کے ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کیا جائے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۲۱ تا ۲۲

## اہل کتاب کا کردار اور انجام

بے شک جو لوگ انکار کرتے ہیں اللہ کی آیات کا	إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ
اور قتل کرتے ہیں انبیاء کو ناحق	وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّنَ بِغَيْرِ حَقٍّ
اور قتل کرتے ہیں انہیں بھی جو حکم دیتے ہیں عدل کرنے کا لوگوں میں سے	وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ
تو اے نبی! خوشخبری دیجئے انہیں دردناک عذاب کی۔	فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ⑪
یہ ہیں وہ لوگ کہ برباد ہو گئے ان کے اعمال دنیا اور آخرت میں	أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
اور نہ ہو گا ان کے لیے کوئی مددگاروں میں سے۔	وَمَا لَهُمْ مِّنْ نَّاصِرِينَ ⑫

ان آیات میں اہل کتاب کا مجرمانہ کردار اور برا انجام بیان کیا گیا ہے۔ اہل کتاب نہ صرف اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرتے رہے بلکہ حق کی تبلیغ کرنے والے انبیاء کرام اور عدل کے مطابق فیصلہ کرنے والے صالحین کو ناحق قتل بھی کرتے رہے۔ طنزیہ اسلوب اختیار کرتے ہوئے انہیں بشارت دی گئی کہ بڑے بڑے جرائم کی وجہ سے وہ اپنی چھوٹی چھوٹی نیکیوں کے اجر سے محروم کر دیے گئے ہیں۔ دنیا میں ان کے لیے لعنت و رسوائی ہے اور آخرت میں شدید عذاب۔ کوئی قوت دنیا و آخرت میں ان کی مدد نہ کر سکے گی۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۲۵ تا ۳۳

## شریعت سے پہلو تہی کا سبب

اے نبی! کیا آپ نے نہیں دیکھا اُن کو جنہیں دیا گیا ہے ایک حصہ کتاب میں سے	اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ
جب وہ بلائے جاتے ہیں اللہ کی کتاب کی طرف	يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ
تاکہ وہ فیصلہ کرے اُن کے درمیان (اختلافات کا)	لِيَحْكَمَ بَيْنَهُمْ
تورخ پھیر لیتا ہے ایک گروہ اُن میں سے	ثُمَّ يَتَوَلٰٓى فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ
اور وہ تو ہیں ہی اعراض کرنے والے۔	وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۵﴾
اس لیے کہ وہ کہتے ہیں	ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا
ہر گز نہ چھوئے گی ہمیں آگ مگر گنتی کے چند دن	لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّا اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۝۶
اور دھوکہ دیا ہے انہیں اُن کے دین میں اُن باتوں نے جو وہ گھڑا کرتے ہیں۔	وَاَعْرَضُوْهُمْ فِیْ دِیْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۶﴾
پھر کیا حال ہو گا جب ہم جمع کریں گے انہیں ایک ایسے دن نہیں کوئی شک جس کے آنے میں	فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنَاهُمْ لَیَوْمٍ لَا رَیْبَ فِیْهِ ۚ
اور پورا پورا بدلہ دیا جائے گا ہر جان کو اُس عمل کا جو اُس نے کمایا	وَوُفِّیَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ
اور اُن پر کوئی ظلم نہ کیا جائے گا۔	وَهُمْ لَا يَظْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ اہل کتاب میں سے ایک گروہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق اپنے معاملات کے فیصلے قبول کرنے کو تیار نہیں۔ اس سرکشی کی وجہ یہ خوش فہمی ہے کہ ہمیں جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی مگر صرف چند دن۔ اس خوش فہمی نے انہیں دھوکہ میں ڈال دیا ہے۔ اُن کے لیے قیامت کا دن ایک حسرتناک دن ثابت ہوگا۔ اُس دن وہ سب جمع کیے جائیں گے اور انہیں اُن کے جرائم کی پوری پوری سزا دے دی جائے گی۔ آج ہمارے ہاں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو شریعت پر عمل سے گریز کرتے ہیں۔ اُن کے ذہنوں میں یہ خوشنما تصورات موجود ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی امت میں ہونے کی وجہ سے یا کسی خاص بزرگ سے نسبت ہونے کی بنیاد پر وہ عذابِ الہی سے محفوظ رہیں گے۔ ایسے تصورات من گھڑت ہیں جن کے لیے قرآن و حدیث سے کوئی سند نہیں۔

### آیات ۲۶ تا ۲۷

سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے

اے نبی! عرض کیجیے اے اللہ! کل بادشاہی کے مالک	قُلِ اللَّهُمَّ مَلِكُ الْمُلْكِ
تو عطا فرماتا ہے بادشاہی جسے چاہے	تُوْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ
اور چھین لیتا ہے بادشاہی جس سے چاہے	وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ
اور تو عزت دیتا ہے جسے چاہے	وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ
اور ذلیل کرتا ہے جسے چاہے	وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ
تیرے ہاتھ میں ہے ساری بھلائی	بِيَدِكَ الْخَيْرُ
بے شک تو ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔	إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝
تو ہی داخل کرتا ہے رات کو دن میں	تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں	وَتُؤَلِّجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ
اور تو ہی نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے	وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ
اور نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے	وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ
اور تو رزق عطا فرماتا ہے جسے چاہے بے حساب۔	وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٤﴾

ان آیات میں نبی کریم ﷺ کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی بلند عظمت بیان کرنے کا حکم دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کی شانِ عظیم یہ ہے کہ کائنات میں کل اختیار اُسی کے پاس ہے۔ بادشاہی دینا یا چھین لینا، عزت دینا یا ذلیل کرنا، زندگی دینا یا موت سے ہمکنار کرنا غرض ہر معاملہ اُسی کے اذن سے طے پاتا ہے۔ ہمیں سمجھ میں آئے یا نہ آئے اُس کے ہر فیصلہ میں بھلائی ہی ہوتی ہے۔ ان حقائق پر ایمان انسان کو ایک باوقار اور پُر سکون زندگی عطا کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے مناظرہ کے لیے آنے والے عیسائیوں کے وفد کے سردار نے کہا تھا کہ اگر ہم محمد ﷺ پر ایمان لے آئے تو ہم شاہِ روم کی طرف سے ملنے والی عزت اور مالی انعام و سہولیات سے محروم ہو جائیں گے۔ یہاں دعا و مناجات کے رنگ میں اس کا جواب دیا گیا کہ جن بادشاہوں کی دی ہوئی عزتوں کو محفوظ رکھنے کے لیے تم اللہ کے رسول ﷺ کو پہچاننے کے باوجود جھٹلاتے ہو، وہ سارے بادشاہ اللہ تعالیٰ کے در کے فقیر ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ کی دعوت پر ایمان لے آؤ، اللہ تعالیٰ تمہیں بغیر حساب رزق اور نعمتیں عطا فرمائے گا۔

### آیت ۲۸

کافروں کو مومنوں کے مقابلہ میں دوست نہ بناؤ

نہ بنائیں مومن کافروں کو دوست مومنوں کو چھوڑ کر	لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ
اور جس نے کیا ایسا تو نہیں رہا اُس کا اللہ سے کوئی تعلق	وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً	سوائے اس کے کہ تم واقعی بچنا چاہو اُن (کے شر) سے
وَيُحَذِّرُكُمْ اللَّهُ نَفْسَهُ	اور ڈراتا ہے تمہیں اللہ اپنی ذات سے
وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿٢٨﴾	اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

اس آیت میں منع کیا گیا ہے کہ اہل ایمان کافروں کو دیگر اہل ایمان کے مقابلہ میں دوست نہ بنائیں۔ جس نے یہ حرکت کی اُس کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں۔ البتہ اگر جان کو خطرہ ہو تو ظاہری طور پر دوستی کی جاسکتی ہے۔ یہ دوستی بس اس حد تک ہونی چاہیے کہ اسلام کے مشن، مسلمانوں کے مفاد اور کسی مسلمان کی جان و مال کو نقصان پہنچائے بغیر اپنی جان و مال کا تحفظ کر لیا جائے۔ البتہ کفر اور کفار کی کوئی ایسی خدمت انجام نہ دی جائے جس سے کفر کو فروغ یا کفار کو غلبہ حاصل ہو۔ اگر اپنے آپ کو بچانے کے لیے اسلام یا مسلمانوں یا کسی ایک بھی مسلمان فرد کو نقصان پہنچایا تو پھر اللہ تعالیٰ کے ہاں پکڑ ہوگی۔ جانا بہر حال اللہ ہی کے پاس ہے۔ لہذا مطلوب تو یہی ہے کہ رخصت کے بجائے عزیمت اختیار کی جائے اور کفار سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے ڈرا جائے۔ جب جانا اُسی کے پاس ہے تو پھر وقتی طور پر جان بچالینے سے کیا فرق پڑے گا؟

### آیات ۲۹ تا ۳۰

#### احوالِ آخرت کا بیان، اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مظہر

قُلْ إِنْ تَخْشَوْنَ مَا فِي صُدُورِكُمْ	اے نبی! فرمائیے اگر تم چھپاؤ اُسے جو تمہارے سینوں میں ہے
أَوْ تُبْدُوهُ	یا ظاہر کر دو اُسے
يَعْلَمُهُ اللَّهُ ۖ	جانتا ہے اُسے اللہ
وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّهْوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ	اور وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اور اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔	وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝۲۹
جس دن پائے گی ہر جان اُس کو جو اُس نے عمل کیا نیکی میں سے حاضر کیا ہوا	يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا
اور جو اُس نے عمل کیا برائی میں سے	وَمَّا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ ۝۳۰
اور ہر جان چاہے گی کہ کاش! اُس کے اور اُس کے عمل کے درمیان ہو بہت دور کا فاصلہ	تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا ۝۳۱
اور ڈراتا ہے تمہیں اللہ اپنی ذات سے	وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ ۝۳۲
اور اللہ بہت مہربان ہے بندوں کے حق میں۔	وَاللَّهُ رَعُوفٌ بِالْعِبَادِ ۝۳۳

ان آیات میں واضح کیا گیا کہ انسان اپنے جی کی بات ظاہر کرے یا پوشیدہ رکھے، اللہ تعالیٰ اُسے جانتا ہے۔ روزِ قیامت انسان کے تمام ظاہر و پوشیدہ اعمال اُس کے سامنے آجائیں گے۔ گناہ گار انسان اپنے نامہ اعمال سے دور بھاگنا چاہے گا۔ اللہ تعالیٰ بندوں پر مہربان ہے اسی لیے آخرت میں ہونے والے واقعات بیان کرتا ہے تاکہ بندے اُس دن کی رسوائی سے بچنے کی کوشش کریں۔

### آیت ۳۱

اللہ تعالیٰ کی محبت اتباعِ رسول ﷺ سے حاصل ہوگی

اے نبی! فرمائیے اگر تم محبت کرتے ہو اللہ سے	قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ
تو پیروی کرو میری	فَاتَّبِعُونِي
محبت کرے گا تم سے اللہ	يُحِبِّكُمْ اللَّهُ
اور بخش دے گا تمہارے گناہوں کو	وَيَغْفِرَ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۝۳۴

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝۳۱

اور اللہ بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

اس آیت کے مخاطب اہل کتاب اور مسلمان دونوں ہیں۔ اہل کتاب میں سے عیسائی (جن کا ایک وفد نبی اکرم ﷺ سے مناظرہ کے لیے آیا تھا) دعویٰ کرتے تھے کہ ہم نے اللہ کی محبت کی خاطر رہبانیت اختیار کی ہے۔ اُن سے کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا تقاضا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی پیروی کرو۔ اللہ تعالیٰ کی رضا اور بخشش حاصل کرنے کا یہی واحد طریقہ ہے۔ اسی طرح مسلمانوں کو بھی آگاہ کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ سے محبت ایمان کے حقیقی ہونے کی علامت ہے۔ اگر تمہیں واقعی اُس سے محبت ہے تو زندگی اُس کے رسول ﷺ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے گزارو۔ وہ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرمادے گا۔ اتباعِ رسول ﷺ کے جن گوشوں کو قرآن حکیم نے نمایاں کیا ہے وہ ہیں اللہ تعالیٰ کے احکامات کے سامنے سر جھکانا (سورۃ آل عمران آیت ۲۰)، اُس کی بندگی کی طرف دعوت دینا (سورۃ یوسف آیت ۱۰۸) اور اُس کی راہ میں جہاد کرنا (سورۃ توبہ آیت ۱۱)۔ ہماری اکثریت کی توجہ اتباعِ رسول ﷺ کی طرف ہے ہی نہیں اور جن کی توجہ ہے انہوں نے بھی اسے صرف عام معمولاتِ زندگی تک ہی محدود کر رکھا ہے۔

### آیت ۳۲

اطاعتِ رسول ﷺ سے اعراضِ کفر ہے

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ ۚ	اے نبی! فرمائیے اطاعت کرو اللہ اور رسول کی
فَإِنْ تَوَلَّوْا	پھر اگر تم نے رخ پھیر لیا
فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ۝۳۲	تو بے شک اللہ پسند نہیں کرتا کافروں کو۔

اس آیت میں مناظرہ کے لیے آنے والے عیسائیوں کو حکم دیا گیا کہ کہنا مان لو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کا۔ اگر تم ایسا نہیں کرتے تو پھر اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں کافر ہو اور وہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔ اس آیت سے یہ اصول بھی سامنے آیا کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

رسول ﷺ کی اطاعت سے اعراض در حقیقت کافرانہ روش ہے اور اللہ تعالیٰ اس روش کو ناپسند کرتا ہے۔ کافرانہ روش کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ رسول ﷺ کی اطاعت کو ہر دور کے لیے لازم نہ سمجھا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہوتی ہی رسول ﷺ کی اطاعت کے ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں انکارِ سنت کے فتنہ سے محفوظ رکھے، اپنی اور اپنے حبیب ﷺ کی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۳۳ تا ۳۶

#### آلِ عمران پر عنایتِ ربّانی

بے شک اللہ نے چن لیا آدمؑ اور نوحؑ اور آلِ ابراہیمؑ اور آلِ عمران کو تمام جہان والوں پر۔	إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝۳۳
وہ اولاد تھے ایک دوسرے کی	ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ۖ
اور اللہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔	وَاللَّهُ سَبِيْعٌ عَلِيمٌ ۝۳۴
اور جب عرض کی حضرت عمران کی بیوی نے	إِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ
اے میرے رب! بے شک میں نذر کرتی ہوں آپ کے لیے جو میرے بطن میں ہے وقف کرتے ہوئے	رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا
پس قبول فرمائیے میری طرف سے	فَتَقَبَّلَ مِنِّي ۖ
بے شک آپ ہی خوب سننے والے، خوب جاننے والے ہیں۔	إِنَّكَ أَنْتَ السَّبِيْعُ الْعَلِيمُ ۝۳۵
پھر جب اُس نے جنم دیا ایک لڑکی کو	فَلَهَا وَضَعَهَا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَا اُنْثٰی ۝	کہا اے میرے رب! بے شک میں نے جنم دی ہے وہ لڑکی
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ۝	اور اللہ خوب جاننے والا تھا اُسے جو اُس نے جنم دیا
وَلَیْسَ الذَّکَرُ کَاْلَاُنْثٰی ۚ	اور نہیں ہو سکتا تھا لڑکا اُس لڑکی جیسا
وَ اِنِّیْ سَبَّيْتُهَا مَرْیَمَ	اور (اُس نے عرض کی) بے شک میں نے نام رکھا ہے اِس لڑکی کا مریم
وَ اِنِّیْ اُعِیْذُهَا بِكَ وَ ذَرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿۳۶﴾	اور بے شک میں پناہ میں دیتی ہوں اِسے آپ کی اور اِس کی اولاد کو بھی مردود شیطان سے۔

ان آیات میں بیان کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ، حضرت نوحؑ، آلِ ابراہیمؑ اور آلِ عمران کو تمام جہانوں والوں پر فضیلت دی۔ تمام انبیاءؑ، حضرت آدمؑ، پھر حضرت نوحؑ اور پھر حضرت ابراہیمؑ کی اولاد میں سے تھے۔ حضرت عیسیٰؑ بھی حضرت ابراہیمؑ کی اولاد میں سے تھے لہذا وہ بھی انسان تھے اور معاذ اللہ، اللہ کے بیٹے نہیں تھے۔ یہ عیسائیوں کے عقائد کے رد کی تمہید ہے، تفصیل آگے آرہی ہے۔ مزید بیان ہوا کہ حضرت عمران کی زوجہ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نذرمانی کہ وہ اپنے ہاں پیدا ہونے والے بچہ کو خدمتِ دین کے لیے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیں گی۔ اُن کے ہاں ولادت ہوئی تو حیرت سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ میرے ہاں لڑکے کے بجائے لڑکی کی ولادت ہوئی ہے اور ایک لڑکی وقف ہو کر دین کی خدمت کیسے کرے گی؟ اللہ تعالیٰ خوب جانتے تھے کہ کس کی ولادت ہوئی ہے؟ اِسی لیے فرمایا کہ لڑکا کہاں ہو سکتا تھا ایسی نیک بخت لڑکی کی طرح جسے تمام جہان کی عورتوں پر فضیلت عطا کی جائے گی۔ والدہ نے لڑکی کا نام مریم رکھا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ اِس لڑکی اور اِس کی اولاد کو مردود شیطان کے حملوں سے اپنی حفاظتِ خاص عطا فرمائے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۳۷ تا ۳۸

اللہ تعالیٰ بغیر اسباب کے بھی عطا فرماتا ہے

پھر قبول فرمایا مریم کو اُن کے رب نے اچھی قبولیت کے ساتھ	فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنِ
اور پروان چڑھایا انہیں اچھی پرورش کے ساتھ	وَأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا
اور نگران بنادیا اُن کا زکریا کو	وَوَكَّلَهَا زَكَرِيَّا
جب بھی جاتے اُن کے پاس زکریا عبادت گاہ میں	كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ
پاتے اُن کے پاس رزق	وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا
(ایک بار) پوچھا اے مریم! کہاں سے آیا تمہارے پاس یہ	قَالَ يَرْيِمُ أَنَّى لَكَ هَذَا
کہا مریم نے یہ سب اللہ کی طرف سے ہے	قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ
بے شک اللہ عطا فرماتا ہے رزق جسے چاہے بغیر حساب۔	إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ
وہیں پکارا زکریا نے اپنے رب کو	هَذَا لَكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ
عرض کی اے میرے رب! عطا فرما مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد	قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً
بے شک تو ہی سننے والا ہے دعا کا۔	إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریمؑ کی والدہ کی نذر قبول فرمائی اور ہیکل سلیمانی میں حضرت زکریاؑ کو حضرت مریمؑ کی پرورش اور تربیت کی سعادت عطا کی۔ حضرت زکریاؑ جب بھی حضرت مریمؑ کے لیے مخصوص عبادت گاہ میں جاتے تو اُن کے پاس بے موسم کے پھل پاتے۔ ایک اور روایت کے مطابق اُن کے پاس روحانی رزق پاتے یعنی اُن سے علم و حکمت کے گراں قدر کلمات سننے اور حیران ہو جاتے۔ ایک روز اُنہوں نے حضرت مریمؑ سے پوچھ ہی لیا کہ بے موسم کے یہ پھل یار شد و معرفت کا یہ فیض اُن کے لیے کہاں سے جاری ہوا ہے؟ حضرت مریمؑ نے جواب دیا کہ یہ سب اللہ سبحانہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ حضرت مریمؑ کے یہ الفاظ سن کر حضرت زکریاؑ وجد میں آگئے اور برسوں سے دل میں مچلنے والی ایک خواہش اُن کے لبوں پر آگئی۔ عرض کیا: اے میرے رب! جب تو حضرت مریمؑ کو اسباب کے بغیر رزق خاص سے فیض یاب فرما رہا ہے تو مجھے بھی باوجود میری کبر سنی اور میری زوجہ کے بانجھ پن کے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد مرحمت فرما۔ بے شک تو ہی دعا سننے اور قبول فرمانے والا ہے۔

### آیات ۳۹ تا ۴۱

#### حضرت یحییٰؑ کی معجزانہ ولادت

فَنَادَتْهُ الْمَلِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْبَحْرَابِ ۝	پھر پکارا زکریاؑ کو فرشتوں نے جبکہ وہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے عبادت گاہ میں
اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰی	بے شک اللہ خوشخبری دیتا ہے آپؑ کو یحییٰؑ کی
مُصَدِّقًا لِّكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ	جو کہ تصدیق کرنے والے ہوں گے اللہ کے ایک کلمہ کی
وَسَيِّدًا وَّحَصُورًا وَنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۳۹	اور وہ ہوں گے سردار اور عورتوں سے علیحدہ رہنے والے اور نبی صالحین میں سے۔
قَالَ رَبِّ اَنِّیْ یَكُوْنُ لِیْ عِلْمٌ	پوچھا زکریاؑ نے اے میرے رب! کیسے ہوگا میرے ہاں لڑکا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



وَقَدْ بَلَغَنِي الْكِبَرُ	حالانکہ آ پہنچا مجھے بڑھاپہ
وَأَمْرَاتِي عَاقِرٌ ط	اور میری بیوی بانجھ ہے
قَالَ كَذَلِكَ اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۝۲۰	کہا فرشتے نے اسی طرح اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے۔
قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِي آيَةً	عرض کی زکریا نے اے میرے رب! مقرر فرما میرے لیے کوئی نشانی
قَالَ آيَتُكَ	فرمایا اللہ نے آپ کی نشانی یہ ہے
أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا رَمْزًا ط	کہ آپ بات نہ کر سکیں گے لوگوں سے تین دن تک مگر اشارہ سے
وَادْكُرْ رَبَّكَ كَثِيرًا	اور ذکر کیجئے اپنے رب کا کثرت سے
وَسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ۝۲۱	اور تسبیح کیجئے شام اور صبح۔

۲۱

ان آیات میں بیان کیا گیا کہ ایک روز دورانِ نماز فرشتوں نے حضرت زکریا کو حضرت یحییٰ کی ولادت کی بشارت دی۔ حضرت زکریا حیران ہوئے کہ اللہ تعالیٰ میرے آنگن میں رونق کیسے بھیجے گا جبکہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے۔ غیب سے ندا آئی کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے اور وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ حضرت زکریا کو تلقین کی گئی کہ وہ اب شکرانے کے طور پر صبح و شام اللہ تعالیٰ کا ذکر اور تسبیح کرتے رہیں۔ حضرت یحییٰ کی معجزانہ ولادت کا ذکر عیسائیوں کو یہ باور کرتا ہے کہ معجزانہ ولادت کسی کو معبود نہیں بنادیتی۔ نہ حضرت یحییٰ معبود ہیں اور نہ حضرت عیسیٰ جن کی معجزانہ ولادت کا ذکر آگے آ رہا ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۴۲ تا ۴۴

## حضرت مریمؑ کی تمام جہان کی عورتوں پر فضیلت

وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَكَةُ يَمْرُؤُا	اور جب کہافرشتوں نے اے مریم!
إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ	بے شک اللہ نے چن لیا ہے آپ کو
وَطَهَّرَكِ	اور پاکیزہ کیا ہے آپ کو
وَاصْطَفَاكِ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ ۴۲	اور چن لیا ہے آپ کو تمام جہانوں کی عورتوں پر۔
يَمْرُؤُا اقْنُتِي لِرَبِّكِ	اے مریم! فرمانبرداری کیجئے اپنے رب کی
وَاسْجُدِي	اور سجدہ کیجئے
وَازْكُعِي مَعَ الرَّاكِعِينَ ۴۳	اور رکوع کیجئے رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔
ذَلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ط	یہ ہے غیب کی خبروں میں سے، ہم وحی کرتے ہیں اسے اے نبی! آپ کی طرف
وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ	اور نہیں تھے آپ اُن کے پاس
إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ	جب وہ (قرعہ اندازی کے لیے) پھینک رہے تھے اپنے قلم
أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ	کہ اُن میں سے کون نگرانی کرے گا مریم کی
وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ	اور نہیں تھے آپ اُن کے پاس

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

إِذْ يَخْتَصِمُونَ ﴿۴۴﴾

جب وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے۔

ان آیات میں حضرت مریمؑ کو فرشتوں کے ذریعہ تمام جہان کی عورتوں پر فضیلت کی نوید سنائی گئی۔ شکرانہ کے طور پر انہیں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری، اُس کی بارگاہ میں سجدہ کرنے اور ہیکل میں اپنی عبادت گاہ میں رہتے ہوئے باجماعت نماز ادا کرنے کی تلقین کی گئی۔ نبی اکرم ﷺ نے نہ کوئی سابقہ آسمانی کتاب پڑھی اور نہ ہی کوئی تاریخی کتاب۔ آپ ﷺ کی زبان مبارک سے ان حقائق کا بیان اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور وحی کے ذریعہ ماضی کے واقعات سے آگاہ کر رہے ہیں۔

آیات ۴۵ تا ۴۷

حضرت عیسیٰؑ کی معجزانہ ولادت

إِذْ قَالَتِ الْمَلَكَةُ يَمْرُؤُا	جب کہا فرشتوں نے اے مریم!
إِنَّ اللَّهَ يَبْشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ	بے شک اللہ بشارت دیتا ہے آپ کو ایک کلمہ کی اپنی طرف سے
اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ	اُن کا نام ہے مسیح عیسیٰ بن مریم
وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ	بڑے رتبہ والے ہوں گے دنیا اور آخرت میں
وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿۴۵﴾	اور ہوں گے (اللہ کے) مقربین میں سے۔
وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا	اور وہ گفتگو کریں گے لوگوں سے ماں کی گود میں اور ادھیڑ عمر میں
وَمِنَ الصَّالِحِينَ ﴿۴۶﴾	اور ہوں گے نیک لوگوں میں سے۔
قَالَتْ رَبِّ اَتَى بِكَ ذَاكَ	پوچھا مریم نے اے میرے رب! کیسے ہوگا میرے ہاں

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

لڑکا	
حالانکہ نہیں ہاتھ لگایا مجھے کسی انسان نے؟	وَلَمْ يَمَسِّنِي بَشَرًا ط
کہا فرشتے نے اسی طرح اللہ پیدا فرماتا ہے جو چاہتا ہے۔	قَالَ كَذَلِكَ اللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ
جب وہ فیصلہ فرماتا ہے کسی کام کا	إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا
تو بے شک وہ کہتا ہے اُس کے لیے کہ ہو جا	فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ
پس وہ ہو جاتا ہے۔	فَيَكُونُ ﴿۳۷﴾

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مریمؑ کے لیے حضرت عیسیٰؑ کی معجزانہ ولادت کی بشارت کا ذکر ہے۔ بتایا گیا کہ حضرت عیسیٰؑ کی ولادت بغیر والد کے ہوگی۔ وہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ ہوں گے یعنی اُن کی ولادت میں اللہ تعالیٰ کا کلمہ کن وہ کردار ادا کرے گا جو بچہ کی ولادت میں والد کا ہوتا ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کی اس طرح سے پیدائش کی خبر پر حضرت مریمؑ نے اظہار حیرت کیا تو انہیں بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے سو کر سکتا ہے۔ حضرت عیسیٰؑ دنیا و آخرت میں باعزت اور اللہ تعالیٰ کی قربت والے مقام کے حامل ہوں گے۔ وہ ماں کی گود میں اور ادھیڑ عمر میں لوگوں سے معجزانہ کلام کریں گے۔ ادھیڑ عمر میں اُن کی گفتگو اس لیے معجزانہ ہے کہ جب انہیں آسمان پر اٹھایا گیا تو وہ جوانی کی عمر میں تھے۔ جب وہ دنیا میں سیٹھروں برس بعد واپس آئیں گے تو اسی عمر میں ہوں گے اور پھر رفتہ رفتہ ادھیڑ عمر کو پہنچیں گے۔

آیات ۴۸ تا ۴۹

حضرت عیسیٰؑ کے معجزات

اور اللہ سکھائے گا حضرت عیسیٰؑ کو کتاب اور حکمت یعنی تورات اور انجیل۔	وَيُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ ﴿۳۸﴾
---	--

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اور وہ رسول ہوں گے بنی اسرائیل کی طرف	وَرُسُولًا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَءِيلَ ۝
(وہ کہیں گے) یقیناً میں لایا ہوں تمہارے پاس ایک نشانی تمہارے رب کی طرف سے	أَنِّي قَدْ جِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ ۝
بے شک میں بناتا ہوں تمہارے لیے گارے سے ایک پرندے کی صورت کی مانند	أَنِّي أَخْلُقُ لَكُمْ مِنَ الطَّيْرِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ
پھر میں پھونک مارتا ہوں اُس میں	فَأَنْفُخُ فِيهِ
تو وہ ہو جاتا ہے اڑتا ہوا پرندہ اللہ کے حکم سے	فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللَّهِ
اور میں تندرست کر دیتا ہوں مادرزاد اندھے کو اور برص والے کو	وَأُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ
اور میں زندہ کر دیتا ہوں مردہ کو اللہ کے حکم سے	وَأُحْيِي الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللَّهِ ۝
اور میں تمہیں بتا دیتا ہوں جو تم کھاتے ہو	وَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَأْكُلُونَ
اور جو رکھ کر آتے ہو اپنے گھروں میں	وَمَا تَدْخُلُونَ فِي بُيُوتِكُمْ
بے شک اس میں ایک نشانی ہے تمہارے لیے	إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَّكُمْ
اگر تم مومن ہو۔	إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ۝

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ کو تورات اور انجیل یعنی احکامات شریعت اور حکمت کی تعلیم دے گا۔ اُن کی رسالت صرف بنی اسرائیل کے لیے ہوگی۔ وہ مٹی کا پرندہ بنا کر اُس میں پھونک ماریں گے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اڑنا شروع کر دے گا۔ وہ مادرزاد اندھے اور برص کے مریض کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفا یاب کریں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے مردوں کو

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

زندہ کریں گے۔ کسی مجمع میں لوگوں کو بتادیں گے کہ کیا کھا کر آئے ہو اور خوراک کا کتنا ذخیرہ گھر چھوڑ کر آئے ہو۔ یہ وہ معجزات ہیں جو حضرت عیسیٰؑ کو اُن کی رسالت کے ثبوت کے طور پر دیے گئے۔

### آیات ۵۰ تا ۵۱ حضرت عیسیٰؑ کی دعوت

اور (کہیں گے عیسیٰؑ) میں تصدیق کرنے والا ہوں اُس کی جو میرے سامنے ہے تورات میں سے	وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيِّ مِنَ التَّوْرَةِ
اور تاکہ میں حلال کردوں تمہارے لیے بعض ایسی چیزیں جو حرام کر دی گئیں تھیں تم پر	وَلِأَحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي حُرِّمَ عَلَيْكُمْ
اور میں لایا ہوں تمہارے پاس ایک نشانی تمہارے رب کی طرف سے	وَجِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ
پس ڈرو اللہ سے اور اطاعت کرو میری۔	فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاطِيعُونَ ﴿۵۰﴾
بے شک اللہ میرا رب ہے اور تمہارا رب ہے تو عبادت کرو اُسی کی	إِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ
یہ سیدھا راستہ ہے۔	هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ﴿۵۱﴾

ان آیات میں بنی اسرائیل کے لیے حضرت عیسیٰؑ کی دعوت کا بیان ہے۔ اُنہوں نے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل! میں تورات کے کلام الہی ہونے کی تصدیق کرتا ہوں اور بعض ایسی چیزوں کو تمہارے لیے پھر سے حلال ٹھہراتا ہوں جو تمہاری نافرمانیوں کی وجہ سے تم پر حرام کر دی گئیں تھیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ہم سب کا رب ہے لہذا سیدھا راستہ یہ ہے کہ اُسی کی بندگی کرو، اُس سے ڈرتے رہو اور میری اطاعت کرو۔ گویا حضرت عیسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہونے کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ اُس کا بندہ اور رسول ہونے کا اعلان کیا۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۵۲ تا ۵۴

## حضرت عیسیٰؑ کی دعوت پر بنی اسرائیل کا ردِ عمل

فَلَبَّأَ أَحَسَّ عِيسَى مِنْهُمْ الْكُفْرَ	پھر جب محسوس کیا عیسیٰؑ نے اُن سے کفر
قَالَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ	پوچھا کون ہے میرا مددگار اللہ کی راہ میں؟
قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ ۚ	کہا حواریوں نے ہم ہیں اللہ (کی راہ) کے مددگار
أَمَنَّا بِاللَّهِ ۚ	ہم ایمان لاتے ہیں اللہ پر
وَأَشْهَدُ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ﴿۵۲﴾	اور (اے عیسیٰؑ!) آپ گواہ رہیے کہ بے شک ہم فرمانبردار ہیں۔
رَبَّنَا أَمَّا بِنَا أَنْزَلْتَ	اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے اُس کلام پر جو تو نے نازل فرمایا
وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ	اور ہم نے پیروی کی رسولؐ کی
فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ﴿۵۳﴾	پس لکھ لے ہمیں گواہوں کے ساتھ۔
وَمَكْرُؤٌ وَّمَكْرَ اللَّهِ ۚ	اور چال چلی یہودیوں نے اور تدبیر فرمائی اللہ نے
وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَكْرِيْنَ ﴿۵۴﴾	اور اللہ بہترین تدبیر فرمانے والا ہے۔

۱۳۵

یہ آیات حضرت عیسیٰؑ کی دعوت کے جواب میں بنی اسرائیل کے ردِ عمل کا ذکر کر رہی ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ نے محسوس کیا کہ بنی اسرائیل کی اکثریت اُن کی دعوت کا انکار کر رہی ہے اور اُن کی جان لینے کی سازشیں کر رہی ہے۔ آخر کار انہوں نے پکار لگائی کہ تم میں سے کون ہے جو اللہ کی خاطر میرا ساتھ دے؟ چند حواریوں نے کہا ہم اللہ کی راہ میں آپؑ کے ساتھی ہیں۔ اے ہمارے رب! ہم

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

آپ کی نازل کردہ تعلیمات پر ایمان لے آئے اور ہم آپ کے رسول کی پیروی کر رہے ہیں۔ پس ہمیں بھی حق کی گواہی دینے والوں میں شامل فرمालے۔ پھر بنی اسرائیل نے حضرت عیسیٰؑ کے خلاف سازش کی اور انہیں صلیب دینے کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ نے خفیہ تدبیر کے ذریعہ بنی اسرائیل کی سازش کو ناکام کر دیا اور حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر اٹھالیا۔

### آیات ۵۵ تا ۵۷

#### حضرت عیسیٰؑ کا رفع آسمانی

اِذْ قَالَ اللَّهُ لِيَعِيسَىٰ إِنِّي مُتَوَقِّيكَ	جب فرمایا اللہ نے اے عیسیٰؑ! بے شک میں آپؑ کو پورا پورا لینے والا ہوں
وَرَافِعُكَ إِلَيَّ	اور اٹھانے والا ہوں آپؑ کو اپنی طرف
وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا	اور پاک کرنے والا ہوں آپؑ کو ان سے جنہوں نے کفر کیا
وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ	اور کرنے والا ہوں ان کو جنہوں نے پیروی کی آپؑ کی غالب ان پر جنہوں نے کفر کیا قیامت کے دن تک
ثُمَّ إِلَىٰ مَرْجِعِكُمْ	پھر میری ہی طرف تم سب کا لوٹنا ہے
فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٥٥﴾	تو میں فیصلہ کروں گا تمہارے درمیان اُس میں تم جس میں اختلاف کرتے رہے۔
فَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا	پس وہ جنہوں نے کفر کیا
فَأَعَدُّ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ	تو میں عذاب دوں گا انہیں سخت عذاب دنیا اور آخرت

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



میں	
اور نہیں ہو گا اُن کے لیے کوئی مددگاروں میں سے۔	وَمَا لَهُمْ مِّنْ نَّصِيرِينَ ﴿٥٦﴾
اور وہ جو ایمان لائے	وَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا
اور اُنہوں نے عمل کیے اچھے	وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
تو اللہ پورے پورے دے گا اُنہیں اُن کے اجر	فَيُؤْتِيهِمْ أَجْرَهُمُ
اور اللہ پسند نہیں کرتا ظالموں کو۔	وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ﴿٥٧﴾

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو بشارت دی کہ اُنہیں دشمنوں کے قتل کے ناپاک منصوبے سے محفوظ کر دیا جائے گا اور آسمان پر اٹھالیا جائے گا۔ آپؑ کو اُن تہمتوں سے بھی بری ثابت کر دیا جائے گا جو آپؑ پر کافروں نے لگائی ہیں۔ دنیا میں آپؑ کی پیروی کرنے والے عیسائیوں کو آپؑ کے دشمن یہودیوں پر غالب کر دیا جائے گا۔ آپؑ کے دشمنوں کو دنیا و آخرت میں شدید عذاب دیا جائے گا۔ آپؑ پر ایمان لا کر نیکیاں کرنے والوں کو اُن کی قربانیوں کا پورا پورا صلہ دیا جائے گا۔ تاریخ گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عیسائیوں کو یہودیوں پر غالب رکھا اور یہودی ریاست اسرائیل کا قیام یا آج تک بقا بھی عیسائیوں ہی کے سہارے سے ہے۔

### آیات ۶۰ تا ۵۸

حضرت عیسیٰؑ کی مثال حضرت آدمؑ کی طرح ہے

یہ ہے وہ ہم پڑھ رہے ہیں جسے اے نبیؑ! آپؑ پر آیات اور حکمت بھرے ذکر میں سے۔	ذٰلِكَ نَتْلُوهُ عَلَيْكَ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ ﴿٥٨﴾
بے شک عیسیٰؑ کی مثال اللہ کے نزدیک آدمؑ کی مثال کی طرح ہے	إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ	اللہ نے پیدا فرمایا انہیں مٹی سے
ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿۵۹﴾	پھر کہا اُن سے ہو جائیے (زندہ انسان) تو وہ ہو گئے۔
الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ	اے نبی! حق ہے ہی آپ کے رب کی طرف سے
فَلَا تَكُنْ مِنَ الْمُتَرَيِّنَ ﴿۶۰﴾	پس آپ نہ ہو جائیں شک کرنے والوں میں سے۔

ان آیات میں حضرت عیسیٰؑ کو حضرت آدمؑ کی مانند قرار دیا گیا ہے۔ جس طرح حضرت آدمؑ کو اللہ تعالیٰ نے بغیر ماں باپ کے پیدا فرمایا اسی طرح حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش بھی بغیر والد کے ہوئی۔ اس مثال سے عیسائیوں اور یہودیوں دونوں کی اصلاح مقصود ہے۔ عیسائیوں کو متوجہ کیا گیا کہ اگر حضرت عیسیٰؑ کی بغیر والد کے پیدائش اُن کے اللہ یا اللہ کا بیٹا ہونے کی دلیل ہے تو پھر حضرت آدمؑ کا مقام تو اس سے بھی اونچا ہونا چاہیے جو ماں باپ دونوں کے بغیر پیدا کیے گئے۔ تم اُن کو تو معبود نہیں مانتے تو پھر حضرت عیسیٰؑ کو معبود کا درجہ کیوں دیتے ہو؟ یہود کی اصلاح اس طرح کی گئی کہ جس اللہ نے حضرت آدمؑ کو مٹی سے بغیر ماں باپ کے پیدا کیا، اُس کے لیے حضرت عیسیٰؑ کو بغیر باپ کے پیدا کرنا کون سی بڑی بات ہے جس کا تم انکار کر رہے ہو۔ نبی اکرم ﷺ سے فرمایا گیا کہ یہی حق ہے آپ ﷺ کے رب کی طرف سے سو آپ ﷺ ہر گز نہ ہوں اُن میں سے جو شک کرنے والے ہیں۔ یہ خطاب بظاہر آپ ﷺ سے ہے لیکن مراد آپ ﷺ کی امت ہے اس لیے کہ خود آپ ﷺ کی ذات سے تو شک کرنے کا امکان ہی نہ تھا۔

### آیات ۶۱ تا ۶۳

#### عیسائیوں کو مباہلہ کی دعوت

فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ	تو اے نبی! جو کوئی جھگڑا کرے آپ سے اس معاملے میں
فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَابْنَاءَكُمْ	اس کے بعد کہ آپ کا آپ کے پاس اصل علم
	تو فرمائیے آ جاؤ ہم بلائیں اپنے بیٹوں کو اور تمہارے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

بیٹوں کو	
اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو	وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ
اور ہم بھی آئیں اور تم بھی آؤ	وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ۚ
پھر ہم گڑ گڑا کر دعا کریں	ثُمَّ نَبْتَهِلْ
پس بھیجیں اللہ کی لعنت جھوٹوں پر۔	فَنَجْعَلُ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ ۝۱۱
بے شک یہ جو ہے یقیناً یہی ہے سچا بیان	إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ
اور نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے	وَمَا مِنْ إِلَهٍ إِلَّا اللَّهُ ۚ
اور بے شک اللہ ہی یقیناً زبردست ہے، کمالِ حکمت والا۔	وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝۱۲
پھر اگر وہ رخ پھیر لیں تو بے شک اللہ خوب جاننے والا ہے فساد کرنے والوں کو۔	فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِالْمُفْسِدِينَ ۝۱۳

۱۳

ان آیات میں نبی اکرم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ واضح حقائق آنے کے باوجود بھی اگر نجران سے آنے والا عیسائی وفد حق کو تسلیم نہ کرے تو اُسے دعوتِ مباہلہ دیجئے۔ اُسے دعوت دیں کہ آؤ ہم سب اپنے پورے خاندان سمیت کھلے میدان میں جمع ہوں اور اللہ تعالیٰ سے التجا کریں کہ وہ جھوٹوں پر لعنت بھیجے۔ اگر عیسائی یہ دعوت قبول نہ کریں تو اللہ تعالیٰ حق کے ان دشمنوں سے خوب واقف ہے۔ عیسائیوں نے آپ ﷺ کی دعوت پر غور کے لیے باہم مشورہ کیا۔ ایک ہوشمند بوڑھے نے کہا: اے گروہِ نصاریٰ! تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسماعیلؑ میں سے ایک نبیؑ بھیجے کا وعدہ کیا ہے۔ ممکن ہے یہ وہی نبیؑ ہو۔ جو باتیں اُس نے کہی ہیں وہ صاف اور فیصلہ کن ہیں۔ اگر یہ فی الواقع وہی نبیؑ ہو اور تم لوگوں نے مباہلہ کیا تو تمہاری کیا، تمہاری نسلوں کی بھی خیر نہ ہوگی۔ بہتر یہی کہ ہم ان سے صلح کر لیں اور اپنے وطن کو لوٹ جائیں۔ چنانچہ دوسرے دن انہوں نے آپ ﷺ سے صلح کی درخواست کی اور جزیہ ادا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

کرنا قبول کر لیا۔ آپ ﷺ نے اُن پر جزیہ مقرر فرمایا جس کی وصولی کے لیے حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ کو امین امت کا خطاب عنایت فرما کر اُن کے ساتھ بھیجا۔

## آیت ۶۴

## دعوت کا خوبصورت اسلوب

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ	اے نبی! فرمائیے اے اہل کتاب!
تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ	آؤں بات کی طرف جو یکساں ہے ہمارے اور تمہارے درمیان
إِلَّا نَعْبُدَ اللَّهَ	کہ ہم عبادت نہ کریں مگر اللہ کی
وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا	اور شریک نہ کریں اُس کے ساتھ کسی چیز کو بھی
وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا آرِبًا بَأَمِّنَ دُونِ اللَّهِ ط	اور نہ بنا لے ہم میں سے کوئی کسی کو رب اللہ کے سوا
فَإِنْ تَوَلَّوْا	پھر اگر وہ رخ پھیر لیں
فَقُتِلُوا شَهِدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ﴿۶۴﴾	تو کہہ دو گواہ رہنا کہ ہم تو فرمانبردار ہیں (اللہ کے)۔

اس آیت میں اہل کتاب کو بڑے خوبصورت اسلوب میں دعوت دی گئی ہے کہ آؤ ایک مشترکہ حقیقت کی طرف۔ ہم صرف اللہ تعالیٰ کی بندگی کریں اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ اس آیت میں دعوت و تبلیغ کا ایک اہم اصول بیان کیا گیا ہے۔ اگر کسی ایسے گروہ کو دعوت دینا مقصود ہو جس کے ساتھ عقائد و نظریات میں اختلاف ہو تو دعوت کی بنیاد اُن نکات کو بنایا جائے جس پر داعی اور مدعو دونوں کا اتفاق ہو سکتا ہو۔ مزید یہ کہ جب دلائل واضح ہونے کے بعد بھی کوئی حق کو نہ مانے تو اتمام حجت کے لیے اپنا موقف ظاہر کر کے کلام ختم کر دینا چاہیے اور بحث و تکرار کرنا مناسب نہیں ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۶۵ تا ۶۸

## اہل کتاب کو حضرت ابراہیمؑ کی پیروی کی دعوت

یَا أَهْلَ الْكِتَابِ	اے اہل کتاب!
لِمَ تُحَاجُّونَ فِي إِبْرَاهِيمَ	تم کیوں جھگڑتے ہو ابراہیمؑ کے بارے میں
وَمَا أُنْزِلَتِ التَّوْرَةُ إِلَّا نُجِيلٌ ۖ وَالْأَمِّنُ بَعْدُ ۖ ط	اور نہیں نازل کی گئی تورات اور انجیل مگر اُن کے بعد
أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٦٥﴾	تو کیا تم سمجھتے نہیں؟
هَآأَنْتُمْ هَؤُلَاءِ حَاجُّونَ فِي إِبْرَاهِيمَ ۖ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ	دیکھو یہ تم لوگ ہو جنہوں نے جھگڑا کیا اُس بات میں تمہیں جس کا علم تھا
فَلِمَ تُحَاجُّونَ فِي إِبْرَاهِيمَ ۖ لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ ط	تو تم کیوں جھگڑتے ہو اُس بات میں نہیں ہے تمہیں جس کا علم
وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦٦﴾	اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو۔
مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا	نہیں تھے ابراہیمؑ یہودی اور نہ ہی عیسائی
وَلَكِنْ كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا ط	اور لیکن وہ تھے یکسو فرمانبردار
وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٦٧﴾	اور وہ نہیں تھے شرک کرنے والوں میں سے۔
إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ	بے شک تمام لوگوں میں زیادہ قریب ابراہیمؑ کے یقیناً وہ ہیں جنہوں نے پیروی کی اُن کی

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

وَهَذَا النَّبِيُّ	اور یہ نبی ہیں
وَالَّذِينَ آمَنُوا	اور وہ لوگ ہیں جو (نبی پر) ایمان لائے
وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢٨﴾	اور اللہ مومنوں کا دوست ہے۔

مسلمانوں یہود اور عیسائیوں تینوں کے درمیان حضرت ابراہیمؑ کی ہستی کے تقدس پر اتفاق ہے۔ البتہ یہود کا دعویٰ تھا کہ حضرت ابراہیمؑ یہودی تھے اور عیسائی انہیں اپنے مذہب کا علمبردار کہتے تھے۔ ان آیات میں کہا گیا ذرا سوچو! یہودی وہ ہیں جو تورات کی پیروی کا دعویٰ کرتے ہیں اور عیسائی وہ ہیں جو خود کو انجیل کا پیروکار کہتے ہیں۔ یہ دونوں کتابیں تو حضرت ابراہیمؑ کی وفات کے مدتوں بعد نازل ہوئیں تو پھر حضرت ابراہیمؑ یہودی یا عیسائی کیسے ہو سکتے ہیں؟ بہتر ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کے اُسوہ کی پیروی کی جائے جو یہودی یا عیسائی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی خالص بندگی کرنے والے تھے۔ اب حضرت ابراہیمؑ کے راستہ پر چلنے والے ہیں نبی اکرم ﷺ اور اُن پر ایمان لانے والے صحابہ کرامؓ۔ اللہ تعالیٰ ایسے ہی نیکو کاروں کا دوست ہے۔

### آیات ۶۹ تا ۷۱

#### اہل کتاب کی مسلمانوں سے دشمنی

وَدَّتْ طَائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يُضِلُّوكُمْ	اور چاہا ہے ایک گروہ نے اہل کتاب میں سے کاش! وہ
وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ	گمراہ کر دیں تمہیں (اے مسلمانو!)
وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿٦٩﴾	اور وہ اس کو سمجھتے نہیں ہیں۔
يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ	اے اہل کتاب! تم کیوں انکار کرتے ہو اللہ کی آیات کا
وَأَنْتُمْ تَشْهَدُونَ ﴿٧٠﴾	حالانکہ تم خود گواہی دیتے ہو (کہ وہ برحق ہیں)۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

یَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَلْبِسُونَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ	اے اہل کتاب! کیوں ملاتے ہو حق کو باطل کے ساتھ
وَتَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۴۱﴾	اور کیوں چھپاتے ہو حق کو جبکہ تم جانتے ہو۔

ان آیات میں اہل کتاب خصوصاً یہود کی مسلمانوں سے دشمنی اور اسی کی وجہ سے اُن کے چند کرتوتوں کا ذکر ہے۔ وہ خود تو ہیں ہی گمراہ، مسلمانوں کو بھی گمراہ کر کے ایمان سے محروم کرنا چاہتے ہیں۔ نبی ﷺ کی پاکیزہ زندگی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں پر آپ ﷺ کی تعلیم و تربیت کے حیرت انگیز اثرات اور قرآن میں وارد شدہ بلند پایہ مضامین ایسی روشن آیات تھیں کہ اہل کتاب جان چکے تھے کہ آپ ﷺ واقعی سچے نبی ہیں۔ کبھی کبھی حق کی زبردست طاقت سے مجبور ہو کر وہ آپ ﷺ کے برحق ہونے کا اعتراف بھی کر لیتے تھے۔ اسی وجہ سے قرآن حکیم انہیں الزام دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جن آیات کی حقانیت پر تم خود گواہی دیتے ہو، انہیں جان بوجھ کر جھٹلا رہے ہو۔ اُن کو اس جرم پر بھی قرآن حکیم ملامت کرتا ہے کہ تورات کی جن آیات میں نبی اکرم ﷺ کی نشانیاں بیان ہوئی ہیں، اُن میں وہ تحریف کرتے تھے یا انہیں چھپانے کی کوشش کرتے تھے۔

### آیات ۷۲ تا ۷۴

#### شعوری منافقت، یہود کی سازش

وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ	اور کہا ایک گروہ نے اہل کتاب میں سے
آمِنُوا بِالَّذِي أُنْزِلَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَجْهَ النَّهَارِ	ایمان لاؤ اُس کلام پر جو نازل کیا گیا ہے اُن پر جو ایمان لائے دن کے شروع میں
وَاكْفُرُوا آخِرَهُ	اور انکار کر دو دن کے آخر میں
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿۷۲﴾	شاید کہ وہ بھی پھر جائیں (ایمان سے)۔
وَلَا تُؤْمِنُوا إِلَّا لِمَا تَبِعَ دِينَكُمْ	اور بات نہ ماننا مگر اُس کی جو پیروی کرے تمہارے دین

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

کی	
اے نبی! فرمائیے بے شک اصل ہدایت تو اللہ کی ہدایت ہے	قُلْ إِنَّ الْهُدَىٰ هُدَىٰ اللَّهِ
کہ دی جائے (وہ ہدایت) کسی اور کو جیسے تمہیں دی گئی تھی	أَنْ يُؤْتِيَ أَحَدٌ مِّثْلَ مَا أُوتِيتُمْ
یا وہ جھگڑا کریں تم سے تمہارے رب کے پاس	أَوْ يَحَاجُّكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ <sup>ط</sup>
فرمائیے بے شک سب فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے	قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ <sup>ج</sup>
وہ دیتا ہے اُسے جسے چاہے	يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ <sup>ط</sup>
اور اللہ بڑی وسعت والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔	وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ <sup>٤٦</sup>
وہ خاص کر لیتا ہے اپنی رحمت سے جسے چاہے	يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ
اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔	وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ <sup>٤٧</sup>

ان آیات میں یہود کی ایک سازش کا ذکر ہے۔ انہیں اس بات پر شدید جلن تھی کہ مسلمان ہونے کے بعد کوئی شخص اس دین سے نہیں پلٹتا۔ اسلام کی اس ساکھ کو نقصان پہنچانے کے لیے انہوں نے طے کیا کہ صبح کے وقت کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاؤ اور شام کے وقت اسلام چھوڑنے کا اعلان کر دو۔ شاید اس عمل سے کچھ لوگ شکوک و شبہات کا شکار ہو کر اسلام سے دور ہو جائیں۔ یہ ہے شعوری منافقت کی سازش۔ قرآن حکیم میں زیادہ تر بیان غیر شعوری منافقین کا ہے جو صدق نیت سے مسلمان ہوئے لیکن دین کی ذمہ داریوں سے گھبرا کر اور مال و جان کی قربانی سے گریز کر کے ایمان حقیقی کی دولت سے محروم ہو گئے۔ یہود سے کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت وہ دولت اور نعمت ہے جو پہلے تمہیں ملی تھی اور اب مسلمانوں کو عطا کی گئی ہے۔ اس ہدایت کی بنیاد پر مسلمان روز قیامت تمہاری شرارتوں اور سازشوں کے خلاف گواہی دیں گے اور تمہیں اپنے کیے کی سزا مل کر رہے گی۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



## آیات ۷۵ تا ۷۷

اہل کتاب میں نیک بھی ہیں اور برے بھی

وَمِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ إِنْ تَأْمَنْهُ بِقِنطَارٍ يُؤَدُّهُ إِلَيْكَ	اور اہل کتاب میں سے ایسا (دیانت دار) بھی ہے کہ اگر آپ امانت رکھائیں اُس کے پاس ڈھیروں مال وہ لوٹا دے گا اُسے آپ کی طرف
وَمِنْهُمْ مَنْ إِنْ تَأْمَنْهُ بِدِينَارٍ لَا يُؤَدُّهُ إِلَيْكَ	اور اُن میں سے ایسا بھی ہے کہ اگر آپ امانت رکھائیں اُس کے پاس ایک دینار وہ نہیں لوٹائے گا اُسے آپ کی طرف
إِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَائِمًا	مگر جب تک آپ رہیں اُس پر کھڑے
ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا	یہ اس لیے کہ اُنہوں نے کہا
لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْأُمِّمِينَ سَبِيلٌ ۚ	نہیں ہے ہم پر اُن پڑھوں کے معاملہ میں کوئی گرفت
وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝۵۰	اور وہ بولتے ہیں اللہ پر جھوٹ جبکہ وہ جانتے ہیں۔
بَلَىٰ مَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ وَاتَّقَىٰ	کیوں نہیں! جس نے پورا کیا اپنا عہد اور پرہیزگاری اختیار کی
فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ۝۵۱	تو بے شک اللہ پسند فرماتا ہے پرہیزگاروں کو۔
إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا	بے شک جو لوگ لیتے ہیں اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے عوض تھوڑی سی قیمت

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

قَبِيلًا	
أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ	یہ وہ لوگ ہیں کہ نہیں ہے کوئی حصہ اُن کے لیے آخرت میں
وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ	اور نہیں بات کرے گا اُن سے اللہ اور نہ دیکھے گا اُن کی طرف روزِ قیامت
وَلَا يُزَكِّيهِمْ	اور نہ ہی پاک کرے گا انہیں
وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝	اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے۔

یہ آیات اہل کتاب کے اچھے اور برے لوگوں کا ذکر کر رہی ہیں۔ اُن میں ایسے دیانت دار بھی ہیں کہ اگر اُن کے پاس بطورِ امانت خزانہ رکھ دیا جائے تو وہ لوٹا دیتے ہیں۔ گویا دعوت کا اسلوب یہ ہو کہ مخاطب میں موجود خیر کی تحسین کی جائے تاکہ مخاطب کو احساس ہو کہ مسلمانوں میں عدل ہے اور وہ محض ضد کی بنیاد پر کسی گروہ سے دشمنی نہیں کر رہے۔ البتہ آگاہ کیا گیا کہ اہل کتاب میں سے اکثر خائن ہیں اور ایک دینار کی امانت بھی لوٹانے کو تیار نہیں ہوتے۔ اس کی وجہ اُن کا یہ خود ساختہ تصور ہے کہ غیرِ یہودی کے ساتھ زیادتی کے حوالے سے ہماری پکڑ نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ تو یہ ہے کہ جو اُس کے ساتھ عہدِ بندگی وفا کرے گا اور اُس کی نافرمانی سے بچے گا تو وہ اُس کا محبوب قرار پائے گا۔ اس کے برعکس جن لوگوں نے اپنے عہدِ بندگی کا دنیا کے حقیر سے مفادات کے عوض سودا کیا، اُن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ روزِ قیامت نہ اُن سے کلام کرے گا، نہ اُن کی طرف دیکھے گا اور نہ ہی سزا دے کر انہیں گناہوں کی آلائش سے پاک کر کے جہنم سے نکالے گا۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیت ۷۸

## یہود کا اللہ تعالیٰ کی کتاب میں تحریف کرنا

وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلُونِ السِّنَّةَ الَّتِي بَانَ كِتَابُ	اور بے شک اُن میں سے یقیناً ایک گروہ وہ بھی ہے جو موڑتے ہیں اپنی زبانوں کو کتاب پڑھتے ہوئے
لِتَحْسِبُوهُ مِنَ الْكِتَابِ	تاکہ تم سمجھو کہ وہ (عبارت) بھی کتاب میں سے ہے
وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ	حالانکہ وہ نہیں ہے کتاب میں سے
وَيَقُولُونَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ	اور کہتے ہیں وہ اللہ کی طرف سے ہے
وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ	حالانکہ وہ نہیں ہے اللہ کی طرف سے
وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكُذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٧٨﴾	اور وہ بولتے ہیں اللہ پر جھوٹ جبکہ وہ جانتے ہیں۔

اس آیت میں یہود کا یہ جرم بیان کیا گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہوئے بعض من گھڑت باتیں اس طرح بیان کرتے ہیں کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ شاید یہ بھی اللہ کی کتاب کا حصہ ہیں۔ گویا وہ گھڑی ہوئی باتوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر کے لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اس جرم کا ارتکاب ہمارے ہاں بھی بعض علمائے سوء کرتے ہیں۔ خطیبوں اور واعظوں کی عموماً یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ قرآن کی آیات اور ان کے معانی کو تو خوش آوازی اور لے کے ساتھ پڑھتے ہیں اور تشریح عام گفتگو کے لہجہ میں کرتے ہیں۔ علماء سوء تشریح کے الفاظ کی ادائیگی بھی اُسی لب و لہجہ میں کرتے ہیں جس میں وہ قرآن اور اُس کے ترجمہ کی کرتے ہیں۔ سننے والے سمجھتے ہیں کہ یہ تشریح بھی قرآن ہی کا حصہ ہیں۔ لوگوں کو فریب دینے اور اپنے خیالات کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دینے کی یہ ایک بدترین صورت ہے۔ اس کا گلہ اقبال نے یوں کیا۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں  
ہوئے کس درجہ فقیہانِ حرم بے توفیق

آیات ۷۹ تا ۸۰

کسی نبیؑ کے لیے یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ شرک کی تعلیم دے

مَا كَانَ لِبَشَرٍ	نہیں ہے کسی انسان کے لائق
أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ	کہ دے اُسے اللہ کتاب اور حکمت اور نبوت
ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ	پھر وہ کہے لوگوں سے
كُونُوا عِبَادًا لِّي مِنْ دُونِ اللَّهِ	تم بن جاؤ میرے بندے اللہ کو چھوڑ کر
وَالَكُنْ كُونُوا رَبَّنِينَ	اور لیکن (وہ تو یہی کہے گا کہ) ہو جاؤ رب والے
بِمَا كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ الْكِتَابَ	جیسا کہ تم خود تعلیم دیتے ہو کتاب کی
وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ ﴿٧٩﴾	اور جیسا کہ تم خود بھی پڑھتے ہو۔
وَلَا يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَالِيكَ وَالنَّبِيَّ	اور نہ ہی حکم دے گا تمہیں کہ تم بنالو فرشتوں اور
أَرْبَابًا ۖ	نبیوں کو رب
أَيَّامُكُمْ بِالْكَفْرِ	کیا وہ حکم دے گا تمہیں کفر کا
بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴿٨٠﴾	اس کے بعد کہ تم مسلمان ہو؟

ان آیات میں اُن تمام تصورات کی نفی ہے جو مختلف قوموں نے انبیاء کی طرف منسوب کر کے اپنی مذہبی کتابوں میں شامل کر دیے ہیں اور جن کی رو سے کوئی نبی یا فرشتہ بھی معبود قرار پاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء بالخصوص حضرت عیسیٰؑ کو اس بہتان سے بری کیا کہ انہوں نے لوگوں کو شرک کی راہ دکھائی۔ فرمایا کہ ممکن ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو نبوت پر سرفراز فرمائے، اُسے کتاب اور حکمت عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے کہے کہ مجھے یا کسی اور نبیؑ کو یا فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کر دو۔ شرک کے لیے دلیل نہ کسی الہامی کتاب میں ہے، نہ کسی نبیؑ کی تعلیمات میں ہے اور نہ ہی عقل کو اس کی بنیاد بنایا جاسکتا ہے۔

### آیات ۸۱ تا ۸۲

#### انبیاء کرامؑ سے عہدِ خاص

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ	اور جب لیا اللہ نے انبیاءؑ کا عہد
لَمَّا أَتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ	جب میں دوں تمہیں کتاب اور حکمت میں سے
ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ	پھر تمہارے پاس آئے رسول جو تصدیق کرنے والا ہو اُس کی جو تمہارے پاس ہے
لْتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلْتَنْصُرُنَّهُ ط	تم ضرور ایمان لانا اُس پر اور ضرور مدد کرنا اُس کی
قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذٰلِكُمْ إِصْرِي	پوچھا اللہ نے کیا تم نے اقرار کیا اور قبول کیا اس پر میرا عہد؟
قَالُوا أَأَقْرَرْنَا	عرض کیا انبیاءؑ نے کہ ہم نے اقرار کیا
قَالَ فَاشْهَدُوا	فرمایا اللہ نے تو گواہ رہو
وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ ﴿٨١﴾	اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فَمَنْ تَوَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ	تو جو کوئی پھر جائے (اس عہد سے) اس کے بعد
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿١٧﴾	پس ایسے ہی لوگ فاسق ہیں۔

ان آیات میں اُس خصوصی عہد کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرامؑ سے ازل میں لیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نبیؑ کو پابند فرمایا کہ اگر اُس کی موجودگی میں کوئی ایسا رسولؑ آجائے جو اُس کی تعلیمات کی تصدیق کرتا ہو تو تم اُس پر ایمان لانا اور اُس کا ساتھ دینا۔ تمام انبیاءؑ نے اس عہد کی پاسداری کا وعدہ کیا۔ اب اگر کوئی شخص کسی نبیؑ پر ایمان کا اقرار کرتا ہے تو وہ بھی اُس عہد کا پابند ہوگا جو اُس کے نبیؑ نے کر رکھا ہے۔ اہل کتاب جو اپنے انبیاءؑ پر ایمان کا دعویٰ کرتے تھے، اُن پر لازم تھا کہ وہ آخری رسول ﷺ پر ایمان لائیں اور اُن کا ساتھ دیں۔ انہیں متنبہ کیا گیا کہ تم اللہ تعالیٰ کے اُس عہد کو توڑ رہے ہو جو تمہارے انبیاءؑ سے لیا گیا تھا، لہذا اب تم فاسق ہو چکے ہو۔ واضح رہے کہ نبی اکرم ﷺ سے پہلے ہر نبیؑ سے یہ عہد لیا گیا تھا اور ہر نبیؑ نے اپنی امت کو بعد کے آنے والے نبیؑ کی خبر دی اور اُس کا ساتھ دینے کی ہدایت کی۔ لیکن قرآن وحدیث میں کہیں بھی اس کا ذکر نہیں کہ آپ ﷺ سے ایسا عہد لیا گیا ہو یا آپ ﷺ نے اپنی امت کو کسی بعد کے آنے والے نبیؑ کی خبر دے کر اُس پر ایمان لانے کی ہدایت فرمائی ہو۔ اس کے برعکس قرآن حکیم میں آپ ﷺ کو خاتم النبیین کہا گیا ہے۔ آپ ﷺ کے بعد قیامت کوئی نبی نہیں آئے گا۔ البتہ قیامت کے قریب حضرت عیسیٰؑ ضرور نازل ہوں گے مگر اُس وقت اُن کی حیثیت آپ ﷺ کے پیروکار کی ہوگی یعنی وہ شریعت محمدیہ ﷺ پر ہی عمل کریں گے۔

### آیت ۸۳

پوری کائنات کا دین اسلام ہے

أَفَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ	تو کیا وہ اللہ کے دین کے سوا کچھ اور تلاش کرتے ہیں
وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ	حالانکہ اُسی کی فرمانبرداری کر رہا ہے جو بھی آسمانوں اور اور زمین میں ہے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

خوشی سے اور مجبوری سے	طُوعًا وَكَرْهًا
اور اُسی کی طرف وہ لوٹائے جائیں گے۔	وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ﴿۸۲﴾

اس آیت میں یہ حقیقت بیان کی گئی کہ پوری کائنات دین اسلام پر عمل پیرا ہے۔ اسلام کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری۔ کائنات کی ہر شے مجبور ہے کہ وہ اُس ضابطہ اور قانون کی پیروی کرے جو اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے۔ انسان کی خیر بھی اسی میں ہے کہ وہ کائنات کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر انفرادی و اجتماعی ہر سطح پر اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرے۔

### آیت ۸۲

ہر نبیؐ پر ایمان لانا ضروری ہے

اے نبیؐ! فرمائیے ہم ایمان لائے اللہ پر اور اُس کلام پر جو نازل کیا گیا ہم پر	قُلْ أَمَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا
اور جو نازل کیا گیا ابراہیمؑ اور اسمعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ اور اُن کے بیٹوں پر	وَمَا أُنْزِلَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ
اور جو دیا گیا موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور تمام انبیاءؑ کو اُن کے رب کی طرف سے	وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَالنَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ
ہم فرق نہیں کرتے کسی ایک کے درمیان بھی اُن میں سے	لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ
اور ہم اللہ ہی کے فرمانبردار ہیں۔	وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿۸۳﴾

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

یہ آیت واضح کر رہی ہے کہ ایمان صرف اُسی کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک قبول ہے جو ہر نبی پر ایمان رکھے اور کسی ایک نبی کا بھی انکار نہ کرے۔ نبی اکرم ﷺ کے آنے کے بعد یہ نعمت حاصل ہے صرف امت محمدیہ ﷺ کو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف امت محمدیہ ﷺ ہی کا شمار مومنین میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس ایمان کے ساتھ عمل کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیت ۸۵

اسلام کے سوا اور کوئی دین قبول نہیں کیا جائے گا

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا	اور جو کوئی چاہے اسلام کے سوا کوئی اور دین
فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ ۚ	تو وہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اُس سے
وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَسِرِينَ ﴿٨٥﴾	اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔

اس آیت میں واضح اعلان کر دیا گیا کہ جب اللہ تعالیٰ کا دین یعنی اسلام اپنی مکمل صورت میں آ پہنچا تو کوئی جھوٹا یا نامکمل دین قبول نہیں کیا جاسکتا۔ طلوعِ آفتاب کے بعد مٹی کے چراغ جلانا یا گیس، بجلی اور ستاروں کی روشنی تلاش کرنا کھلی حماقت ہے۔ مقامی نبوتوں اور ہدایتوں کا عہد گزر چکا۔ اب سب سے بڑی آخری اور عالمگیر نبوت و ہدایت سے ہی روشنی حاصل کرنی چاہیے کہ یہی تمام روشنیوں کا وہ خزانہ ہے جس میں پہلی تمام روشنیاں مدغم ہو چکی ہیں۔ یہ کہنا غلط ہے کہ سب ہی دین ٹھیک ہیں۔ سب ہی نیکی کی دعوت دیتے ہیں۔ نہ ایسا ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ ایسے لوگ غیر مسلموں کے باطل دین کی تعریف کر کے اُن کے ساتھ ظلم کر رہے ہیں۔ غیر مسلموں کی خیر خواہی کا تقاضا ہے کہ انہیں بتایا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے اور جو یہ دین قبول نہ کرے گا وہ آخرت میں بدترین خسارے سے دوچار ہوگا۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



## آیات ۸۶ تا ۸۹

## حق پہچان لینے کے بعد کفر کرنے کا انجام

کیسے ہدایت دے اللہ اُس قوم کو جنہوں نے کفر کیا ہے اپنے ایمان کے بعد	كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ
اور اُنہوں نے گواہی دی کہ بے شک رسول حق پر ہیں	وَشَهِدُوا أَنَّ الرُّسُولَ حَقٌّ
اور آچکی ہیں اُن کے پاس واضح نشانیاں	وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ
اور اللہ ہدایت نہیں دیتا ظالم لوگوں کو۔	وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٨٦﴾
یہ لوگ ہیں جن کا بدلہ ہے	أُولَئِكَ جَزَاءُ هُمْ
کہ اُن پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی۔	أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿٨٧﴾
ہمیشہ رہنے والے ہیں اس میں	خَالِدِينَ فِيهَا
ہلکا نہیں کیا جائے گا اُن سے عذاب	لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ
اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔	وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ﴿٨٨﴾
سوائے اُن کے جنہوں نے توبہ کی اس کے بعد اور اصلاح کر لی	إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا
تو بے شک اللہ بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔	فَإِنَّ اللَّهَ عَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٨٩﴾

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

یہ آیات خبردار کر رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کفر کرنے والے ایسے اہل کتاب کو ہدایت نہ دے گا جو دلی طور پر جان چکے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں اور اُن کا پیش کردہ دین، اسلام ہی برحق دین ہے۔ وہ اپنی محفلوں میں اس حقیقت کی گواہی بھی دیتے رہتے ہیں۔ اب اگر وہ محض ضد اور تعصب کی وجہ سے کفر کر رہے ہیں تو ایسے ظالموں پر اللہ، فرشتے اور تمام انسان لعنت بھیجتے ہیں۔ اگر انہوں نے اس روش سے توبہ نہ کی تو ہمیشہ ہمیش کے دردناک عذاب سے دوچار ہوں گے۔

### آیات ۹۱ تا ۹۰

#### کفر پر اڑے رہنے کا انجام

بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اپنے ایمان کے بعد	إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ
پھر بڑھتے چلے گئے کفر میں	ثُمَّ اِزْدَادُوا كُفْرًا
ہر گز قبول نہ کی جائے گی اُن کی توبہ	لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ
اور وہی لوگ گمراہ ہیں۔	وَأُولَٰئِكَ هُمُ الصَّاغُونَ ۙ
بے شک جن لوگوں نے کفر کیا	إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا
اور مر گئے اس حال میں کہ وہ کافر تھے	وَمَا تَوَاوَهُمُ كُفَّارٌ
تو ہر گز قبول نہیں کیا جائے گا اُن میں سے کسی سے زمین بھر سونا	فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِمْ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا
اور خواہ وہ فدیہ میں دے اسے	وَلَوْ افْتَدَى بِهِ
یہ وہ ہیں جن کے لیے دردناک عذاب ہے	أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَمَا لَهُمْ مِّنْ نَّاصِرِينَ ۝۹۱

اور نہیں ہوگا اُن کے لیے کوئی مددگاروں میں سے۔

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ جن بد نصیبوں نے حق واضح ہونے کے بعد کفر کیا اور کفر میں بڑھتے چلے گئے تو انہیں توبہ کرنے کی توفیق سے محروم کر دیا جائے گا۔ وہ اللہ کی نگاہ میں گمراہ قرار پائیں گے۔ روزِ قیامت عذاب سے بچنے کے لیے وہ زمین بھر سونا بھی اگر فدیہ میں دینا چاہیں تو قبول نہ کیا جائے گا اور کوئی اُن کی مدد کو نہ آئے گا۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---